لوح الہدیٰ

کتاب مستطاب حسنہ

موسوم بہ

عظمتِ عثمانی

مصنفہ خطیب و قاضی خان دہیا ابو المعالی قطب الدین محمد سید عظمت حسین غزنوی الانباری

بلدۂ ایلچپور برار مصنف عظمت آصفیہ وغیرہ

معہ تعلیق لوح الہدیٰ معروف بہ حشمتِ آصفیہ

مؤلفہ ابو الفضل نسیم الدین محمد سید حشمت حسین قاضی و خطیب محال اڑگاؤں و پنچ مجسٹریٹ
آکوٹ ضلع آکولہ خلف ان چراغ برار مولانا مولوی ابو الفتح ضیاء الدین محمد سید مجد حسین
قادری رحمۃ اللہ علیہ مؤلف تاریخ دکن و تاریخ چراغ برار وغیرہ

مطبوعہ عمادی پریس [illegible]

بسم اللہ الرحمن الرحیم

نحمدہٗ و نصلی علیٰ نبیہ الکریم

(۲)

الْمِنَّۃُ لِلّٰہ - امداد و تائید ربانی و توفیق صمدانی موقع زرین برائے گذرانیدن تحفہ بہیہ طلا کار کتاب مستطاب جنۃ رشک خلد و جنۃ من کلام خیر البریہ نبی البشر المجتبیٰ صلی اللہ علیہ و آلہ و اصحابہ۔ کہ بارشاد اقدس نائب رسول رب العٰلمین ابی المظفر محی الدین محمد اورنگزیب عالمگیر غازی خلد مکان بحواشی نفسہ مولانا المحجور رحمہما اللہ محشی نمودہ بود۔ درحضور لامع النور جوہر نمائے خون آشام صمصام حسین علیخاں غازی حافظ و دافع بدایع رحمٰنی قاسم رزاق اقاصی و ادانی زیب اورنگ مملکت مقصد کامرانی۔ نائب ظل سبحانی امام المسلمین سلطان العلوم تاجدار دکن اعلیٰحضرت قدر قدرت الکریم ابن الکریم ابن الکریم میر عثمان علیخان بہادر بالقابہ عطا فرمود خلد اللہ ملکہ و سلطنتہ و افاض علی العٰلمین برہ و احسانہ۔

بسم اللہ الرحمن الرحیم الحمد لولیہ والصلوٰۃ والسلام علیٰ نبیہ و آلہ و اصحابہ

اما بعد باادب گزارش - مخفی نہیں کہ لوح المدیہ موسوم بہ عظمت عثمانی مصنفہ اخی معظم و محترم مولانا ابو المعالی قطب الدین محمد سید عظمت حسین خان بہادر مدظلہ العالی کے اشعار قصہ طلب اور اس کے اکثر الفاظ اقتباس و تلمیح تاریخی واقعات کے اظہار کے محتاج ہیں اون سے جنکی اور کسی قدر توضیح کی ضرورت اقتضائے اس ہیچمدان کو یہ تعلیق لکھنے اور آپ کے افادات کو واضح صورت میں قلمبند کرنے پر مجبور کیا اور اس کا نام حشمت آصفیہ رکھا۔

ع گر قبول افتد زہے عز و شرف۔ اس کی ترتیب و تحریر میں عاصی سے دیر ہوئیکی وجہ یہی ہے کہ پابندی علائق معیشت و ضروریات زمانہ و عوارض سے گزشتہ حالات اور کالمفات متفرق کی معلومات بہم پہنچانا تھا اور یہی باعث تعویق طبع ہے اگرچہ عذر گناہ بدتر از گناہ ہے مگر العذر عند کرام الناس مقبول۔

الداعی الخیر سید حشمت حسین عفی اللہ عنہ قاضی و خطیب محال اکاون مجسٹریٹ

اکوت تعلقہ ضلع اکولہ برار یکم ربیع الاول ۱۳۴۵ ہجری

واین نتیجہ طبع جادہ لوح الہدیہ را بنام عظمت عثمانی مزین ساخت
ازاں جاکہ پائے ملخے ازمورے۔

(حاشیہ صفحہ گزشتہ) لہ قواہ صمصام یعنی تیغ براں یعنی بازنگرود نام شمشیر بیست آنکہ ازنتہا بجہد شمس الغات
لہ قواہ جین قلیچ خانی سے مراد حضرت آب آصفجاہ اول ہیں آپ کا مادہ تاریخ ولادت نیک بخت یعنی ۱۰۸۲ھ میں پیدا
ہوئے سنہ ۱۱۰۲ھ میں چین قلیچ خان بہادر خطاب عطا ہوا سنہ ۱۱۱۱ھ میں شہنشاہ عالم گیر خلد مکان نے زمرد کی
انگوٹھی پر چین قلیچ خان بہادر کندہ کرواکر مرحمت فرمایا تھا۔ قلیچ ترکی میں تلوار و شمشیر کو کہتے ہیں ۱۲ غیاث اللغات
سکہ وداع بدائع رحمٰنی یعنے مخلوق خدا ۱۲ سکہ نائب حق یعنے نائب خدا و نائب رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم
اس لیے کہ حق خدائیتعالیٰ اور رسول کریم کا نام ہے ۱۲ شمس اللغات سلہ پائے ملخے ازمورے آیہ حتے اذا اتوعلے
واد النمل قالت نملۃ یا ایہا النمل ادخلوا مساکنکم لا یحطمنکم سلیمان وجنودہ وھم
لا یشعرون فتبسم ضاحکا من قولہا وقال رب اوزعنی ان اشکر نعمتک التی
انعمت علی وعلے والدی وان اعمل صالحا ترضہ وادخلنی برحمتک فی
عبادک الصالحین کے متعلق حالات کے طرف اشارہ کرتا ہے یعنے جس وقت سلیمانؑ وادی نمل پر
آئے تو ایک چیونٹی نے کہا کہ اے چیونٹیو اپنے مسکنوں اور گھروں میں گھس جاؤ کہیں تم کو سلیمانؑ اور
اس کی لشکر نہ جانتے ہوئے کچل نہ ڈالے یہ سنکر سلیمان مسکرائے ہنسا اور کہا کہ الٰہی مجھے توفیق دے کہ تیری
نعمت پر جو مجھے اور میرے ماں باپ کو عطا فرمائی ہے شکر کروں اور تیرے پسند عمل صالح ہو اور مجھ کو
تیرے نیک بندوں میں داخل کر۔ اور اُس شاہ موراں چیونٹی کو جس کا نام منذرہ تھا بلاکر اپنے
دست مبارک پر جگہ دی اور ان میں یوں گفتگو ہوئی۔

سلیمانؑ۔ کیا تم نے ہم سے کوئی ظلم دیکھا جو ایسا کہا۔
منذرہ۔ نہیں احتیاطاً یہ کہا گیا اور کہ تمہارے دبدبہ کو دیکھکر یاد حق سے غافل نہوں
سلیمانؑ۔ تم ایسی شفقت مہربانی ہمیشہ ان پر رکھتے ہو۔
منذرہ۔ ہاں اُن کی خوشی وغمی اپنی جانتی ہوں اللہ نے مجھے ان کا بادشاہ کیا ہے۔
سلیمانؑ۔ تیری بادشاہی بہتر ہے یا میری۔
منذرہ۔ میری۔ آپ کی شاہی میں تکلف ہے آپ تخت پر اور تخت ہوا پر اور میں آپکے ہاتھ پر
سلیمانؑ۔ ہنسکر یہ تحسین کیا ظاہر ہوا۔

عہ قلیچ بکسر قاف ولام وسکون یائے تحتانی معروف مکالمہ سلیمان علیہ السلام ومنذرہ شاہ موران۔

منذرہ۔ اللہ تعالیٰ نے صرف آپ ہی کو عقل نہیں دی بلکہ ہم ناتوانوں کو بھی کچھ دی ہے۔ مجھے آپ سے چند مسئلے پوچھنا ہے۔

سلیمان۔ اچھا کہو۔

منذرہ۔ آپ نے خدا سے چاہا تھا رب ھب لی ملکا لاینبغی لاحد من بعدی اس سوال میں بوئے حسد آتی ہے کہ میرے جیسا کسی کو ملک نہ دیا جائے اللہ مالک ہے چاہے دے یا نہ دے الملک للہ یوتیہ من یشاء اور حسد شایان رسول نہیں۔

راوی سلیمانؑ یہ سنکر خفا ہو گئے۔

منذرہ۔ راست بات سے بیزار نہو جیسے اور جواب دیجئے کہ آپ کو انگشتری کیوں دی گئی ہوا کو آپ کے تابع کس واسطے کیا اور سلیمان کے معنے کیا ہے۔

سلیمان۔ میں نہیں جانتا تم کہو۔

منذرہ۔ آپ کی بادشاہی قاف سے قاف تک ایک انگشتری کے نگینہ کی قیمت سے دنیا کی حقیقت نہیں اور دنیا آخریں ہوا کے جیسی معلوم ہوگی اور سلیمان کے معنے دنیا میں دل نہ لگانا اور اس پر بھروسہ کرنا موت قریب ہے۔

سلیمان۔ تو صاحب علم اور عقلمند ہے کچھ نصیحت کر اور کار خیر بتا۔

منذرہ۔ اللہ نے آپ کو نبوۃ اور جہان کی بادشاہی دی ہے تم کو لازم ہے کہ رعایا کی حفاظت کریں عدل و انصاف سے اسے شاد کریں مظلوم کی دادرسی کریں ہیں مسکین ضعوف سے ہوں مگر ہر روز خبر گیراں ہوں اون کا بار میرے سر ہے کہ اُن پر کوئی ظلم نہ کرے۔

سلیمان۔ تمہاری فوج کتنی ہے۔

منذرہ۔ میرے ۴۰ ہزار سر ہنگ ہیں ہر سر ہنگ کے تحت نقیب ۴۱ ہزار اور ہرا نقیب کے تحت ۴۴ ہزار مورچہ ہیں۔

راوی۔ جب سلیمان واپس ہونے لگے۔

منذرہ۔ آپ کو بغیر کھائے ہوئے جانا مناسب نہیں جو کچھ روزی اللہ نے ہم کو دی ہے تناول فرمائیے۔

سلیمان۔ بہت اچھا۔

راوی۔ منذرہ گئی اور ایک ٹڈی کی ران آپ کے سامنے لاکر رکھدی۔

سلیمان۔ ہنسکر مجھے اور میرے لشکر کو یہ ران کافی ہوگی۔

منذرہ۔ آپ اسے کم نہ جانئیے قدرت الہی کو تو دیکھئے اس میں برکت ہے۔

وکوزۂ[۱] آب شیرین از عرب بادیہ مشتاق یم شورے را کہ بزعمہ ماء الجنۃ بود بوجہ

(بقیہ حاشیہ) راوی ۔ حقیقت میں سلیمان علیہ السلام اور لشکر تناول فرما کر اس سے سیر ہو گئے اور پھر ران باقی ہی تھی سلیمان ؑ متحیر ہو گئے اور سجدہ میں گر کر عرض کرتے تھے ۔ اے پروردگار تیرے قدرت کی انتہا نہیں عظمت اور بزرگی کے لائق تو ہی ہے تقلیل الکثیر و تکثیر القلیل اور اس کثیر طعام دعوت کی حقیقت کھل گئی جو کہ آپ کے طرف سے ایک دن کل مخلوق کو دی گئی اور جس کو صرف ایک مچھلی یا دابۃ ایک لقمہ میں چٹ کر کر بول اٹھے کہ روز ایسے تین لقمہ اللہ تعالیٰ دیتا تھا اور آج ایک ہی لقمہ ملا اور تمام دعوتی بھوکے واپس ہوئے ۱۲ کذا فی التفاسیر والسیر

[۱] قولہ کوزۂ آب شیرین الخ اس قصہ کے طرف اشارہ کرتا ہے جو مثنوی شریف مولانا روم میں ہے جس کا خلاصہ مندرجۂ ذیل ہے ۔

ماجرائے مرد و زن را مخلصے — باز می جوید درون مخلصے
مرد گفت اکنون گذشتم از خلاف — حکم داری تیغ برکش از غلاف
ہرچہ گوئی مر ترا فرمان برم — در بد و نیک آیدم آن ننگرم
در وجود تو شوم من منعدم — چون محبم حب یعمی و یصم
گفت زن یک آفتابی تافت است — عالمی زو روشنائی یافت است
نائب رحمٰن خلیفۂ کردگار — شہر بغداد است ازوی چون بہار
گر بہ پیوندی بدان شہ شہ شوی — سوئے ہر ادبار تا کے می روی
ہم نشینی مقبلاں چون کیمیاست — چون نظرشان کیمیائے خود کجاست
چشم احمد بر ابوبکرے زدہ — او زیک تصدیق صدیقے شدہ
گفت من شہ را پذیرا چون شوم — بے بہانہ سوئے او من چون روم
نسبتے باید مرا یا حیلتے — ہیچ پیشہ راست شد بے آلتے
گفت چون شاہ کرم میدان بود — عین ہر بے آلتے آلت شود

ہدیہ بردن عرب سبوی آب باران از میان بادیہ
سوی بغداد امیرالمومنین بپنداشت آنکہ آنجا ہم قحط آب است مثل بادیہ

گفت زن صدق آن بود کز بود خویش — پاک برخیزی تو از مجہود خویش
آب باران است ما را در سبو — ملکت و سرمایہ و اسباب تو

این سبوی آب را بردار و رو
هدیه ساز و پیش شاهنشاه شو

گو که ما را غیر این اسباب نیست
در مغازه هیچ به زین آب نیست

گر خزینه‌اش پر زر و گوهر است
این چنین آبش نباشد نادر است

در نمد دوختن عرب سبوی آب باران و بردن نزد خلیفه

مرد گفت آری سبو را سر ببند
هین که این هدیه‌ست ما را سودمند

در نمد در دوز تو این کوزه را
تا گشاید شه بهدیه روزه را

کاین چنین اندر همه آفاق نیست
جز رحیق و مایهٔ ارزاق نیست

زان که ایشان ز آبهای تلخ و شور
دائما پر علت اند و دیده کور

پس سبو برداشت آن مرد عرب
در سفر شد میکشیدش روز شب

بر سبو لرزان بد از آفات دهر
هم کشیدش از بیابان تا بشهر

زن مصلی باز کرده از نیاز
رب سلم ورد کرده در نماز

که نگهدار آب ما را از خسان
یارب این در را دان دریا رسان

گرچه شویم آگه است و پر فن است
لیک گوهر را هزاران دشمن است

از دعاهای زن و زاری او
وز غم مرد و گران باری او

سالم از دزدان و از آسیب سنگ
برد تا دار الخلافت بی درنگ

دید درگاهی پر از انعامها
اهل حاجت گستریده دامها

دمبدم هر سوی صاحب حاجتی
یافته زان در عطا و خلعتی

بهر گبر و مؤمن و زیبا و زشت
گستریده حضرتی همچون بهشت

دید قومی در نظر آراسته
قوم دیگر منتظر برخاسته

خاص و عام و از سلیمان تا بمور
زنده گشته چون جهان از نفخ صور

آنکه بی همت چه با همت شده
وانکه با همت چه با نعمت شده

بانگ می آمد که ای طالب بیا
جود محتاج گدایان چون گدا

جود محتاج است خواهد طالبی
همچنان که توبه خواهد تائبی

پیش آمدن نقیبان خلیفه بهر اکرام اعرابی و پذیرفتن هدیه را

آن عرابی از بیابان بعید / بر در دار الخلافت چون رسید

پس نقیبان پیش اعرابی شدند / بس گلاب لطف بر جیبش زدند

حاجت او فهمشان شد بی‌مقال / کارشان بد عطا پیش از سوال

پس بدو گفتند یا وجه العرب / از کجائی چونی از رنج و تعب

گفت وجهم چون مرا وجهی دهید / بی وجوهم گر پس پشتم نهید

من غریبم از بیابان آمدم / بر امید لطف سلطان آمدم

بوی لطف او بیابانها گرفت / ذره‌های ریگ هم جانها گرفت

تشنه آمد سوی جوی آب در / دید اندر جوی خود عکس قمر

من برین در طالب خیر آمدم / صدر گشتم چون بدهلیز آمدم

آب آوردم به تحفه بهر نان / بوی نانم برد تا صدر جهان

نان برون راند آدمی را از بهشت / نان مرا اندر بهشتی در سرشت

سپردن عرب هدیه را یعنے سبوے آب را به غلامان خلیفه

با نقیبان حال خود را آن عرب / چون بگفت و دید هنگام طلب

آن سبوے آب را در پیش داشت / تخم خدمت را در آنحضرت بکاشت

گفت این هدیه بدان سلطان برید / سائل شه را ز حاجت وا خرید

آب شیرین و سبوے سبز و نو / ز آب بارانی که جمع آمد بگو

خنده می‌آمد نقیبان را از آن / لیک پذرفتند آنرا همچو جان

زانکه لطف شاه خوب باخبر / کرده بود اندر همه ارکان اثر

خوی شاهان در رعیت جا کند / چرخ اخضر خاک را خضرا کند

الناس علی دین ملوکهم

شه چو حوضی دان حشم چون لوله‌ها / آب از لوله رود در گولها

چونکه آب جمله از حوضیست پاک / هر یکے آبے دهد خوش ذوقناک

وبجوئی وما شاء ان یجعل المرتجے عز قبول بخشیدن از دیدن پسندیدہ سلاطین سلیمان اقتدار است۔ ہمین دعاگوی موروثی ابا عن جد پروردہ دولت قدیم ام وسالہا است کہ گلبانگ خلوص وعقیدت ہزار داستان وار در بوستان بیخزاں دائم بہار اعلیٰحضرت بندگان عالی متعالی مدظلہم العالی میزند۔ بناءًا علیہ بعاطفت والطاف وقدردانی خداوندی اعتماد واثق بود کہ ازین احقر آن تحفہ موقر ومظہر ملک الکلام معجز کلام سید الملوک رحمۃ العلمین صلی اللہ وسلم علیہ وعلی آلہ اجمعین راکہ در کتبخانہ دولت ابد مدت آصفیہ ہم نیست

بقیہ صفحہ گذشتہ

قبول کردن خلیفہ ہدیہ را وخلعت عطا فرمودن
با کمال بے نیازی از آن وسبوے آب پر زر کردن وداد عرب

چون خلیفہ دید واحوالش شنید
آن سبو را پر ز زر کرد و مزید

آن عرب را کرد از فاقہ خلاص
داد بخششہا وخلعت ہائے خاص

پس نقیبے را بفرمو آن قباد
آن جہان بخشش وآن بحر داد

کاین سبو پر زر بدست او دہید
چونکہ واگردد سوے جلش برید

از رہ خشک آمدست واز سفر
از رہ جلش بود نزدیک تر

چون بکشتی در نشیند رنج راہ
خود فراموشش شود آن جائگاہ

ہمچنان کردند وداوندش سبو
پر ز زر بردند تا وجلہ دو تو

چون بکشتی در نشست ودجلہ دید
سجدہ می کرد از حیا ومی خمید

کای عجب لطف دین شہ وہاب را
وان عجب تر کو ستد آن آب را

چون پذیرفت از من آن دریائے جود
آنچنان نقد دغل را زود زود

قولہ ما شاء ان یجعل المرتجے ایسا ہی قصہ عجیب بعض دوسری کتابوں میں کسی بدوی کا آسمانی پانی کا ہدیہ بادشاہ کے نزدیک تحفے جا کر ہذا ماء الجنۃ کہنا اور خلیفہ کا اوسے نوش کرلینا اور

بطریق اولیٰ قبول خواہند فرمود کہ بجنب آن گنج گاو و گنج و نامہ ہوشنگ شاہی

انعام کثیر دیے کر شہر سے جلد نکلوا دینا کہ یہاں کا شیریں پانی پیکر بحکم ماشاء ان بخیل المرتجی وہ شرمندہ نہو ترجمہ
غرض کہ یہاں حکایت مثنوی کے لانے میں جو لطف اور خوبیاں ہیں مخفی نہیں اور امام المسلمین
اعلیٰ حضرت غنی بادشاہ و درگاہ سے انعام اور بخشش خلیفہ بغداد سے کہیں زیادہ ہے کا اسیجی ۱۲
لے قولہ گنج گاو - یہ گنج جمشید بہرام گور کے زمانہ میں ظاہر ہوا اس اجمال کی تفصیل یوں ہے کہ ایک
دہقان کھیت کو پانی سینچ رہا تھا کہ یکایک ایک سوراخ میں پانی جاتے دہشتناک آواز آنے لگا اوس نے
بہرام گور سے جا کہا فرمایا کہ اس جگہ کو کھودیں کھودنے کے بعد وہاں ۴۰ گز بلند عمارت نظر آئی اس کی
بہرام گور کو خبر دی گئی اور کہ اس میں دو زرین گاومیش ہیں جن کی آنکھیں قیمتی یاقوت کی ہیں ان کے
شکم زرین انار سیب اور بہی سے جو خوش آب مروارید سے پر ہیں اور گاومیشوں کی پیشانی پہ
جمشید کا نام کندہ ہے اور ان کے اطراف چرند درند اور پرند جانور مانند شیر گور تذرو طاوس
زرین ہیں ان کی آنکھیں اور سینے لعل مروارید سے بنائے ہیں بہرام گور کے حکم سے اونھیں فروخت
کرکے مستحقین کو دیا گیا
لے قولہ گنج و نامہ ہوشنگ شاہی - لکھتے ہیں کہ بادشاہ اعظم رائے ہند دابشلیم کے دربار میں مباحثہ اکل کے
بعد یہ طے پایا کہ حکما کا اس بات پر اتفاق ہے کہ جود سخا اشرف اخلاق و اکمل اوصاف ہیں -
اس پر رائے ہند نے گنج گراں مایہ کا دروازہ کھولا اور اپنے بذل و عطاء عام سے رعایا کو خورسند
اور مالا مال کر دیا رات کو رویا میں کیا دیکھتا ہے کہ ایک پیرنگ نورانی دابشلیم سے کہتا ہو کہ تو نے
راہ خدا اور اس کی رضا جوئی میں اپنا خزانہ نفقہ کر دیا صبح کو اپنی دار السلطنت سے مشرق کے سمت
چلا جا کہ گنج شائگان تجھے ملیگا جو تیرے لیے موجب فخر و مباہات ہے -
راوی صبح دابشلیم طہارت و عبادت سے فارغ ہو مرکب پر سوار ہوا چلتے چلتے آبادی کے باہر
ایک بلند پہاڑ نظر آیا آگے بڑھا ایک غار تاریک دکھائی دیا جس کے دروازہ پر ایک مرد روشن دل
تھا مرد روشن دل رائے ہند دابشلیم سے اس کا دل اپنی محبت پر مائل دیکھ کر -

کای ترا سلطنت عالم جان داد خدائے
منزل تست دل و دیدہ فرود آئے در آئے

بادشاہوں کی نظر لطف شامل حال فقرا ہی ہے -

ومثل آن چیزی نیست و بر آن قربان است -

بقیہ صفحہ ماسبق	نظر کردن بہ درویشان بزرگی را بیفزاید سلیمان با چنان حشمت نظر ہا بود با مورش	

راوی - دا بشلیم مرکب پر سے اتر کر مرد روشن دل کے نزدیک گیا اور دا بشلیم اوسکی ہمت اور امداد کا خواستکار ہو کر جانے کا ارادہ کیا -

مرد روشن دل زبان معذرت سے -

	کز دستِ من گدا نیاید		جہانے چون تو پادشاہے	

برسم ماحضر ایک تحفہ میرے باپ سے ملا ہے نثار نزل شاہ کرتا ہون جو اس غار کے کونے مین ہے - چونکہ کنز قناعت لایفنی مجھے حاصل ہے اس سے غرض نہین حضور التفات کر کے اسے داخل خزانہ عامرہ شاہی فرمائین -

دابشلیم - اے یار غار مین نے بھی یہی خواب مین دیکھا ہے -

مرد روشن دل - اگرچہ یہ حضور کے لایق نہین مگر غیب سے حوالہ ہوا ہے قبول کیا جائے -

دابشلیم - ملازمون سے - اچھا خزانہ کا پتا لگاؤ -

راوی - ملازمون نے زمین کھودا راہ گنج پایا مخزونات کو حضور ہمایون مین پہنچایا -

	بسے زیور از گوہر شاہوار بسے درج صندوق با قفل و بند		بسے خاتم و یارہ و گوشوار پر از لعل و یاقوت و در و گہر	

فرمان دابشلیم سے قفل کھولے گئے نفائس جواہر اور غرائب تحفون کو دیکھا - لیکن ان تمام صندوقون مین ایک صندوق مرصع و محکم کو قفل رومی لگا تھا کسی سے نہ کھلا اسے کھولنے کا رائے ہندکو از حد شوق پیدا ہوا کہ فرود اس مین کوئی بہترین اشیا اور تحفہ

نفیس ترین ہے۔ غرض کہ بمشکل تمام وہ کھولا گیا اوس میں سے ایک درج جواہر نکلا اوس درج مین ایک ڈبہ مثل گوی قمر مصفا تھا۔

دالبشلیم۔ اسے میرے پاس لاؤ۔

راوی۔ ملازمون نے پیش کیا بادشاہ نے اسے کھولا اوس میں سفید حریر پر بخط سریانی تحریر نظر آئی اس کے نہ جاننے سے ہر ایک رائے زنی کرنے لگا۔

دابشلیم۔ جب تک یہ تحریر نہ پڑھی جائے حاشیہ مرتفع نہ ہوگا جس کو اس تحریر کی مہارت ہو اسے بلائیں۔

راوی۔ ایسی تحریر جاننے والے حکیم کا پتہ لگا کر پایہ سریر اعلیٰ کے نزدیک اوسے حاضر کیا گیا

دابشلیم۔ (حکیم سے) آپ کو تصدیع دینے کی یہ وجہ ہے کہ اس مکتوب (سفید حریر مذکور) کی عبارت کا مطلب پورے طور سے سمجھا دیجیے کہ حقیقت حال کیا ہے۔

حکیم۔ (حریر کو لیکر) سمعا وطاعۃ

راوی۔ حکیم نے حرفا حرفا مطالعہ کرکے کامل تامل وغور کے بعد کہا۔

حکیم۔ جہانپناہ فدایت شوم یہ مکتوب انواع فوائد پر مشتمل ہے اور حقیقت مین گنج نامہ ہی ہو سکتا ہے اس تحریر کا ماحصل یہ ہے کہ مین ہوشنگ شاہ نے اس خزانہ کو رائے اعظم بادشاہ معظم دابشلیم کے واسطے امانت رکھا اور الہام الہی سے جانتا ہون کہ یہ خزانہ اوس کو ملیگا اس میں یہ وصیت نامہ زر و جواہر میں تعبیہ کر دیا ہون جب وہ اس خزانہ کو لے تو ان وصیتوں کا مطالعہ کرے اور سوچے کہ زر و گوہر پر فریفتہ ہونا عقلمندون کا کام نہین یہ متاع رعایتی ہے کہ ہر روز دوسرے کے ہاتھ لگتی ہے اور کسی کے ساتھ وفا نہیں کرتی۔

دولت دنیا کہ تمنا کند		باکہ وفا کرد کہ با ما کند	

بوئے وفانیست درین خاکدان		مغز وفانیست درین استخوان

لیکن وصیت نامہ ایسا دستور العمل ہے کہ بادشاہون کو اس سے گزیر نہیں۔ لہذا اس بادشاہ عاقل دولت یار کو چاہیئے کہ ان وصایا پر عمل ہو اور یقین جانے کہ جو بادشاہ میرے بیان کئے ہوئے ان (۱۴) قواعد کو منظور نظر اعتبار نکریگا اوس کی بنائے سلطنت و اساس دولت مستحکم نہو گی۔

وصیت اوّل - ملازمون سے جس کو اپنے شرف تقرب سے سرفراز کیا اوسکی شکست کے بارے مین کیسی بات کو قبول نکرے۔ کیونکہ جو بادشاہ کا مقرب ہوتا ہے ایک جماعت اوس کا حسد کرتی ہے اور جب عنایت سلطانی اوس کے بارے مین مستحکم نظر آتی ہے تو لطائف الحیل سے اوس کے نقص وہدم مین کوشان ہوکر ازروئے نصیحت و دولت خواہی سخنان رنگین و فریبندہ یہان تک کہے جاتے ہیں کہ مزاج بادشاہ متغیر ہو جائے اور اس ضمن مین مقصود حاصل۔

کار باب غرض است درین باسخنہا		متنو سخن مردم بدتنو سخن من

وصیت (۲) ساعی اور چغل خور کو اپنی محفل مین راہ ندے۔ یہ لوگ فتنہ انگیز اور جنگجو ہین انکا انجام نہایت بدگوار اور برا ہے بلکہ جب ایسی صفت کسی مین نظر آئے تعجلت سے چغلی کی آتش کو سیاست اور تنبیہ کے پانی سے بجھا دینا چاہیئے کہین اس کے دھوین سے جہان تیرہ و تارنہ ہو جائے۔

جز بکشتن علاج نتوان کرد		آتشے را کہ سوخت خلقے ازان

وصیت (۳) اپنی دولت کے ارکان اور امرا سے موافقت اور نیک خواہی کا طریقہ مرعی رکھے ایک دل دوستون کے اتفاق اور ایک جہت مصاحبون کی معاونت سے

امور کلی اجرا ہوتے ہین۔ ع آرے باتفاق جہان میتوان گرفت۔
وصیت (۴) دشمن کی چاپلوسی خوشامد اور تلطف پر مغرور نہ ہو۔ جتنا تملق اور زاری پیش کرے از روئے احتیاط و حزم اوس پر اعتماد نہ چاہیئے

اگر دشمن بہ تعظیمت دو تا گردد متو غافل	کمان ہر چند خم گردد خدنگش کارگر باشد

اس لئے کہ دشمن سے ہرگز دوستی وجود مین نہین آتی۔

از دشمن دوست رو بہ پرہیز کارش چو بجدل بر نیاید	چون ہیزم خشک ز آتش تیز خویش خوش در حیلہ بر گشاید

وصیت (۵) جب گوہر مراد حاصل ہو جائے تو اوس کی محافظت مین کوتاہی کرکے ضایع نہ کرے کہ پھر اس کا تدارک نہو سکیگا اور پشیمانی بے سود۔

نیاید بکف تیر جستہ ز شست	اگر چہ بدندان گزد پشت دست

وصیت (۶) امور کی انجام دہی مین جلدی اور شتابی کی جگہہ تامل اور دیری کرے تعجیل مین بہت نقصان اور صبر و سکون مین بے شمار منفعت ہے

مکن در جہے کہ داری شتاب کہ ناکردہ را می توان کرد زود	کہ زراہ تانی عنان بر متاب چو شد کردہ انگہ ندامت چہ سود

وصیت (۷) کسی طرح تدبیر سے دست بردار نہو اگر دشمن کی ایک جماعت اوس کے قصد پر متفق ہو اوسان مین سے کسی ایک سے ملاطفت موجب خلاص ہو تو

فی الحال اوس پرکاربند ہوجائے اس لئے کہ الحرب خدعة اون کی بنا فریب تیر کرسے تتر بتر کردے۔ عقلا فرماتے ہین۔

از دام مکر خصم بہ حیلہ توان گریخت		قد یفلح الحدید کما قال بالحدید

وصیت (۸) حقد اور کینہ والون سے پرہیز کرے اونکی چرب زبانی پر مغرور نہو اسلئے کہ جب سینہ مین نہال کینہ قایم ہوگیا تو اس کا ثمر آزو ضرر کے سوا نہین ہوسکتا۔

کینہ ہر سینہ کہ بنہاد درخت بیندت و چرب زبانی کند		دل شورش از پے آزار سخت برگذرو قصد نہانی کند

وصیت (۹) عفو کو اپنا شعار و ثار بنائے اور تھوڑے جرم سے اون کو معرض عتاب وخطاب مین نہ لائے۔ بزرگ واکابر کا ہمیشہ یہی طریقہ رہا ہے کہ خردون کے نقش جرم کو آب عفو مرحمت سے دھوتے اور اون کی بے ادبی اور جرات کو بوجہ شفقت دامن اغماض سے ڈھانپتے رہے ہین۔

ز ابتدائے دور آدم تا بعہد باد شاہ		از بزرگان عفو بود است و ز فرودستان گناہ

اور جس وقت جرم جنایت بعض مقربون سے ظاہر ہو تو عفو سلطانی اونکی پشتی کرتی ہے اور دوبارہ انہین مشرب عنایت سے سیراب تا محرومی کے صحرا مین حیران نہون۔

وصیت (۱۰) کسے آزار دینے کا ارادہ نہ کرے یا بطریق مکافات وبدلہ بحکم جزاء سیئة سیئة مثلها اوسے کوئی ضرر لاحق نہو بلکہ احسان کی بارش اہل عالم کے سر پر برسائے تا روضہ ان احسنتم احسنتم لانفسکم مین مراد کے پھول کھلین۔

نیک ار کنی بجائے تو نیکی کنند باز		ور بد کنی بجائے تو از بد بتر کنند

امروز ہستی از بد و ز نیک با خبر		روز ے بود کہ از بد و نیکت خبر کنند

وصیت (۱۱) جو کام لایق حال اور موافق طور نہو اوس کے طرف میل نہ فرمائے بہتر ہے اپنا کام چھوڑ کر نا سب ہم کے اقدام مین مصروف ہوئے اور اوس کو پورا نکر کر اپنے کام کے بھی نرہے۔

زاغ روش کبک دری می آموخت		او دست نداده راه او رفت ز دست

وصیت (۱۲) فضیلت۔ حلم و وقار ثبات اور سکون سے اپنے کو بے بہرہ رکھے بنی آدم کے لئے درجہ اس سے بلند تر نہین علی الخصوص بادشاہون کے لیے کہ کہا ہے

نیکئ مردم نہ نکو روئی است		خوئے نکو مایہ نیکوئی است

اور کہ حلیم دل طبع ہے نکتہ کاد الحلیمان یکون نبیا حدیث صحیح۔

	تیغ حلم از تیغ آہن تیز تر		بل ز صد لشکر ظفر انگیز تر	

وصیت (۱۳) ملازمان امین معتبر کو ہاتھ سے نہ دے اور مردم خائن غدار اور بد اصل سے مجتنب رہے کہ عتبۂ سلطنت کے محیا ور صفت امانت سے موسوم اور ملک کے اسرار محفوظ ہونگے اور لوگ بھی ضرر سے امن مین رہین گے عیاذاً باللہ اگر وہ خائن ہون اور پادشاہ کے نزدیک اون کی بات قابل اعتبار ہے تو ممکن ہے کہ کسی بے گناہ کو معرض تلف مین ڈالدین اور جلا وطنی کا مدعا اس پر مرتب ہو۔

	خادم بادشا امین باید ور کند جانب خیانت رو		نادران ملک رونق افزاید ملک ویران شود ز شومی او	

وصیت (۱۴) محنت روزگار اور انقلاب ادوار سے نہ گھبرائے اس لیے کہ مرد عاقل ہمیشہ بند بلا مین مقید رہتا ہے اور غافل آدمی راحت و نعمت مین زمانہ گزارتا ہے۔

شیرا سلسلہ در گردن در وبہ در دشت		فارغ البال باطلال و دمن می گردد
عاقل از کلبۂ احزان نہند بیرون پائے		غافل اندر وسے طرب گرد چمن می گردد

اور یقین جانے کہ لطف ازل اور فیض لم یزل کی تائید کے بغیر سعادت کا تیر مراد کے نشانہ کو چھید نہین سکتا اور فضل و ہنر کی کثرت ہوتے ہوئے قضا و قدر کی اعانت کے سوا کوئی کام نہین بنتا۔

دولت نہ باکتساب فضل و ہنر است		وابستہ احکام قضا و قدر است

اور ان چودہ وصیتون کے بارہ مین داستان مقرر ہے کوہ سرانديپ پہونچنے پر ان سے ہر ایک کا پتہ چلے گا اگر رائے کی خواہش ہو تو وہان جائے۔

راوی۔ دابشلیم نے یہ ترجمہ سننے کے بعد حکیم کو نوازا اور اوس حریر کو بوسہ دیکر اپنے بازو کا تعویذ و تمیمہ بنایا ۱۲ انوار سہیلی۔

ان چودہ وصایائے ہوشنگ شاہی کی تکمیل ہفتہ وصایائے مغفرت مآب آصفجاہ ثانی (جس کا ذکر آگے آنے والا ہے) نے کی ہے ان کو جمع کیا جائے تو جملہ (۲۱) ہوتے ہین۔ ان کے توارد اور خصوصی سے قطع نظر کرین تو (۲۰) ایسے بے نظیر قواعد اور وصیتین ہین جن پر سلاطین بلکہ ہر کسی کو بحکم الا کلکم راع و کلکم مسئول عن رعیتہ کاربند ہونا راحت و عزو تمکین و فوز عظیم ہے اور اون سے ادنی مخالفت باعث بربادی دین و دنیا و نکال آخرت اور دخول نار جحیم ہے۔

الحمد للہ کہ بجنس رسالت نکتہ رس روشن خیال
خیر خواہ دولت آصفیہ ابد اتصال نواب نظامت مآب
نظامت جنگ بہادر صدر المہام سیاسیات
اعلی اللہ مراتبہ استدعائے فقیر بموقف عرض حضور پر نور
رسید و ارشاد مبارک بر قبول تحفہ شرف صدور آورد
مصرعہ۔ بردعا بہتر است ختم کلام۔

شہا اساس جہان داریت ممہد باد
ظلال عظمتِ تو تا ابد مخلد باد

آمین

عظمت

اباعن جد پروردہ سلطنت ابدمدت آصفیہ

۱۱ر ذیقعدہ سنہ ۱۳۴۴ ہجری

شکرِ حق ہے شبِ فرقت نے اٹھایا بستر
واہ واہ آج تعجب کا ہے کیسا منظر
جاگنے میں نظر آتا ہے مجھے یہ۔ یا کیا
عرش و کرسی کا یہاں دیکھتا ہے پورا جلوہ
ہاں تفکر جو نہیں ذات میں جائز تو نہو
حق کا احسان کہ ہوا مطلب احسان ظاہر

مرحبا طالعِ بیدار مبارک ہو سحر
قصرِ شاہی میں ہوا مجھسے گدا کا بھی گذر
سنۃ و نوم میں ہے روح فلک کے اوپر
مستوی ظلِ خدا یاں ہے بشان اکبر
صفت سایۂ حق ہے مجھے کافی منظر
دیکھتا ظلِ الٰہی کو ہوں شان کر کر

سلہ شکر بالضم سپاس اور ثنا کرنا نعمت دینے والے کی نعمت دینے پر۔ نیز وہ ایک فعل ہے کہ دلالت کرتا ہے تعظیم منعم پر اوس کے انعام کے سبب سے خواہ وہ زبان یا دل و دست و پا سے ہو۔

سلہ سنۃ و نوم عرش۔ کرسی۔ مستوی۔ ظلِ الٰہی۔ احسان۔ کر کر۔ ناظرۃ وجوہ۔ رحمن۔ لیلۃ البدر۔ بدر۔ قمر وغیرہ الفاظ کی بندش اور نشست کا لطف اہلِ علم سے مخفی نہیں۔

سلہ۔ تفکر۔ لا تفکروا فی ذات اللہ و تفکروا فی آلاء اللہ سے تلمیح ہے۔

سلہ۔ احسان۔ احسان اول کے لغوی معنی نکوئی کردن و نیک دانستن ہیں اور دوسرے احسان سے تلمیح حدیث شریف سے ہے جو مشکوۃ شریف میں ہے قال اخبرنی عن الاحسان

آج ہوں اپنے مربی کو جو ناظر بوجوہ[۵۱]	شکر اس نعمت عظمی کا ادا ہو کیوں کر
صاحب التاج کی عظمت سے ہوئی دید نصیب	لیلۃ البدر میں جیسا نظر آتا ہے قمر[۵۲]
سردار عالم ہد بھی وہ کہ ترقی میں ہے مانند ہلال	دائما جس سے ہے سائنس کے سر میں چکر
نور افشانی و فیضان میں ہے رشک خورشید	روز و شب ایک ہیں اسکو جو کریں فکر و نظر
کون یہ حضرت عثمان علی شبیر خدا	صاحب ہیبت و غنی رشک جم و اسکندر
رضی والی ملک سخا نجل حضور صدیق	ہز اکزھا لینیڈ ہائینس و کن کا داور

بقیہ صفحہ گذشتہ قال ان تعبد اللہ کانک تراہ فان لم تکن تراہ فانہ یراک
اس کا ترجمہ والد مرحوم کا شعر ہے ۔

دیکھتا ہوں میں خدا کو یہ ہے احسان احد	یا خدا دیکھ رہا ہے مجھے چلمن مارے

۵۰ ظل الہٰی ۔ السلطان ظل اللہ یاوی الیہ کل مظلوم سے تلمیح ہے ۱۲ ۔
۵۱ کرکر ۔ بالفتح خدائے تعالیٰ و معنی ترکیبی آن خداوند قدرت و توانا لیکن اصح بکاف تازی و تخت بادشاہان ۔
۵۱ ناظر بوجوہ وجوہ یومئذ ناضرۃ الیٰ ربہا ناظرۃ سے اقتباس ہے ۔ رب مجازا پرورش کرنے والے کو بھی کہا جاتا ہے ۔
۵۲ قمر ۔ رویت الہٰی کے متعلق حدیث شریف انکم سترون ربکم کما ترون القمر لیلۃ البدر سے تلمیح ہے اور یہ اہل سنت والجماعۃ کا عقیدہ ہے ۱۲ شرح عقائد نسفی ۔
۵۳ نجل حضور صدیق ۔ نجل بالفتح و سکون جیم نسل اولاد و فرزند مغفرت مآب نظام الملک طالب ثراہ کا نام میر قمر الدین خان ہے آپ کے آبائے کرام توران میں

یہ خطاب شہ ذی شان ہے اگرچہ بہتر
مرتبہ اس سے ترا اور بڑھادے داور

قیصر ہند کا جب قوت بازو ہی تو
رسغ و ساعد و کف اور یہ پانچون انگشت
تیری قوت ہے جو وہ قوت برطانی ہے

اوسکی بازو ہو قوی جبکہ ہو تو مستظہر
انمین ہو نقص تو دیسکتے ہین کب نفع و ضرر
جمع نور ین کی تفریق مین عاجز ہے بصر

بقیہ صفحہ گذشتہ
مرجع کافہ انام تھے آپ کا سلسلہ نسب حضرت شیخ الشیوخ شہاب الدین عمر سہروردی
قدس سرہ العزیز کو پہنچتا ہے اور شیخ ممدوح کا نسب خلیفہ اول امیر المومنین حضرت صدیق اکبر
رضی اللہ عنہ پر منتہی ہوتا ہے چنانچہ قصیدہ غرا عظمت اصفیہ مین صاحب ہدیۃ الہدیہ نے
کتاب خزینۃ الاصفیا سے اس روایت کو نفیس پیرایہ مین لایا ہے -

مشرف دید سے مرشد کے تھے رویا مین نجم الدین
پڑے تھے گنجہائے لعل و گوہر روبرو اوسکے
امام عصر کو حیرت ہوی جس بات کی یہ تھی
کہا مرشد نے اونکے پوچھنے سی پیشتر پہلے
نہین کیا جانتے اس شیخ کو جو ہی ملک سیرت
سنو اس شیخ ہی کی نخل ہے شاہ دکن اکرم

سنگ پارہ تھا اور جلوہ گر تھا پیر نورانی
عطا وہ کر رہا ہی خلق کو باخندہ پیشانی
بجائے نقص ہے یون گنج مین بیحد فراوانی
کہ ہے یہ از عنایات جناب غوث صمدانی
شہاب الدین عمر وہ سہروردی شیخ حقانی
جبھی تو ہے سخی اور اوسکی دولت مین فراوانی

عرب ہو یا عجم ابیض ہو یا اسود غرض عالم
تری بارش سے ہین سیراب مثل نخل بستانی

تو و عاحق سے ہے شاہنشہی[1] قیصر ہند
شاہ سے تجھکو مخاطب کرے ہی جلدی سے مگر

ساتھ ہی اسکے برار[2] و بھی سی پی دے تجھے
تحت مین اسکے تھا گونڈانہ یہ ملتی ہی خبر

سلسلہ صفحہ گذشتہ

مخاطب ہو گیا تھا ایک ایکدن مین ابر باران سے
تری ادنی توجہ کرتی ہے سیراب عالم کو
مگر اصلی مقر تیرا کہان ہے مجھکو بتلادے
ہمیشہ رات دن بارش ہے اوسکے فیض کی پاتے ہین
مطر ہے جس کی امت اور انامل جس کے فوارہ
عطا سے تیری خالی کون ہے کوئی تو بتلادے

لطیفہ

کہ مجھی ارض ہے تو اور روح و روح ربانی
نظر آتا ہے کچھ حصہ ترا دنیا مین اے جانی
کہا ہاتھ تو نہین آصف کچھ مین بخشش مین بارانی
مسلمان مجوسی اور ہندو نیز نصرانی
اُسی کا امتی آصف ہی جب تو کف مین پیانی
کہ مصری لندنی ترکی عراقی یا کہ جاپانی

[1] شاہنشہی قیصر ہند ۔ مخفی نہین کہ شاہنشاہ کو عربی مین ملک الملوک یعنی بادشاہون کا بادشاہ کہتے ہین حقیقت مین ملک الملوک کا اطلاق اللہ تعالیٰ شانہ کے سوا کسی دوسرے پر بموجب حدیث شریف جائز نہین لیکن مجازاً اوسے کہا جاتا ہے جس کے زیر اثر کم از کم دو تین ذی اقتدار خود مختار باجگذار بادشاہ ہون یعنی قیصریت اور "امپر" ہونے کا یہی لازمی اقتضا ہے ۔ محض ہز ہائی نس نوابون اور راجاؤن کا زیر اثر وجود جن کو شاہانہ اقتدار نہین اور اون پر اطلاق ملک "کنگ" ممتنع ہے اس کا اثبات نہیں کر سکتے اس لئے شاہنشاہ کو لازم ہے کہ اپنی قیصریت کے لئے اپنے تحت ایسے مقتدر "کنگ" بنائے اس وقت ہندوستان مین صرف ایک بادشاہ دکن ہی مستحق خطاب شاہی ہین کہ حضور پرنور کو تمام لوازمات شاہی جیسے سکہ وغیرہ بفضل خدائے برتر حاصل ہین اور یہ "امپرر" کی غرض سے ہے ورنہ اعلیحضرت کے زیر اثر فرمان بردار سلطان و ہز ہائی نس ہونے سے ممدوح کو شاہنشاہی درجہ حاصل ہے

سنا گیا ہے کہ خود مختار صاحب سکہ وغیرہ ہز ہائی نس عمر بن عوض سلطان شہر مکلا ہین جن کو دولت ابد مدت آصفیہ سے خطاب نواب شمشیر نواز جنگ بہادر ہے۔ یہ ریاست عدن سے قریب واقع ہے جب یہ اپنی خدمت موروثی سرداری اعراب دولت آصفیہ کی انجام دہی کے لئے حیدر آباد آتے ہین تو اون کے برادر زادہ پرنس صالح بن غالب المخاطب نواب سیف نواز جنگ بہادر بحیثیت نیابت سلطان المکلا جا کر کارہائے سلطنت انجام دیتے ہین۔

اگرچہ خطاب ہز اکزالٹڈ ہائی نس اسی پایہ کا ہے مگر قیصریت اسکی مقتضی ہے کہ ممدوح کو کنگ ہز مجسٹی سے مخاطب فرمایا جائے۔ اسلامی مجلس عالی برار نے اس مسئلہ کو سنہ ۱۳۳۶ مین اوٹھایا تھا آخر بجواب وید برادران وطن برقرار پایا کہ اس مین برار کے تمام ہندو بھائیون کو شامل کرنے کا موقع دیا جائے چنانچہ گیتی تھیٹر واقع امراوتی صدر مقام برار مین بتاریخ ۲۴ اپریل سنہ ۱۹۲۰ء بصدارت جناب الشونت گوبند صاحب ایل ایل بی ویش پانڈے انجمن منگی کر برار عرف انا صاحب ایک مجلس اسی غرض سے منعقد ہوئی کہ سرکار عظمت مدار سے درخواست کی جائے کہ گزشتہ عالمگیر جنگ مین اعلیحضرت بندگانعالی متعالی مدظلہم العالی کی بیدریغ مالی اور جانی امداد کے صلہ مین حضور پرنور کو وہ توسیع مملکت کے ساتھ خطاب شاہی سے ممتاز کرے۔ اس مجلس مین معزز اہل الرائے اور وکلاء سے جیسے سریپٹ تانبے صاحب ایل ایل بی جو اس وقت سی پی و برار کی کونسل کے ہوم ممبر ہین اور مقامی ہندو برادرون کے سوا اراکین مجلس عالی برار وغیرہ کثیر التعداد معزز لوگ شریک تھے تجویز مذکور کو خیر خواہ سلطنتین آصفی محترم خطیب قاضی خان بہادر سید عظمت حسین صاحب ناموس مجلس عالی برار نے ایک مفصل و مدلل تقریر کے ساتھ پیش کیا اس کی تائید مین تقریرین ہوئین مہربان کاسی بابا پوراؤ صاحب دیسکھ سرس گاؤن بنڈ برار کی پر زور تائیدی تقریر قابل ستایش تھی۔ مہربان بال کرشن صاحب ایل ایل بی عرف کھاپرڈے صاحب نے دوران تائیدی

یہ وہ صوبہ ہے کہ ایسا نہین دنیا مین دگر ہندسی پی ہی جو عالم کو کہین ہم دریا زعفران اسکی نبات اور ہین پتھر ہیرے	ہندوستان مین دکن اوسمین یہ اسمین بہتر ہے دکن اوسمین فریدا و برار آب گہر کا رمصری توزمین اسکی ہو مشک اذفر

بقیہ صفحہ گذشتہ

تقریر مین فرمایا کہ اس تحریک کے لیئے یہ زمانہ خوشگوار نہین بعض نے کہا کہ یہ درخواست اور خواہش تمام اہل برار کی ہے لہذا باضابطہ عام مجلس کی جائے ہندو برادرون کو دعوت دینے کا انتظام جناب سید مظفر حسین صاحب خطیب ایل ایل بی ام ایل سی امراوتی کے سپرد کیا جائے اور مجلس نیابت مجلس عالی برار مسلمانان برار کے لئے کام کرے۔ ایسی تجویزین منظور باتفاق ہوئین افسوس ہے کہ اس کارروائی کے انجام پانے سے اوّل طوفان بے تمیزی ترک موالات کا مسئلہ چھڑ گیا اور یہ مسئلہ ملتوی ہو گیا۔

۵۳۔ ساتھ ہی اس کے برار۔ برار کے متعلق اور وجوہ سے قطع نظر صرف تاجداران سلطنت آصفیہ اور تاجداران برطانیہ عظمیٰ کے ابین موقر و محترم روایات اتحاد یکجہتی خلوص دوستانہ گہرے تعلقات وامداد ہائے قدیم و جدید کی بنا پر مروج عدل و انصاف و احسان قامع ابنیہ ظلم و طغیان رافع رایات مروۃ و صدق و صفا جذب نفوس انسانی بخصائل حمیدہ ایفاء عہد و پیمان و وفا حضور قیصر ہند جارج پنجم دام اقبالہ کا اقتدار شاہنشاہی اور آپ کی گورنمنٹ ہز اگزالٹڈ ہائی نس میر عثمان علیخان بہادر دام اللہ جلالہ کو صوبہ برار واپس کر دینا کرشمہ یحیی العظام وہی رمیم سے ایک عالم کو پر مسرت ہدایت کا راستہ بتائیگا۔ اور سی پی یعنے گونڈوانہ برار مین شامل تھا۔ فرمان شاہی اور کتب تواریخ اس کو ثابت کرتے ہین۔

۵۴۔ یہ وہ صوبہ۔ یعنی برار جس وقت بہترین ممالک ہندوستان اور اوس کے حصوں پہ نظر ڈالین تو وہ ایک خوبصورت انگشتری اور برار اوس کا انمول نگینہ دکھیگا آج بعد

جزر برار کی شمالی حد کو کوہ ست پڑدہ اپنی ظاہری لاجوردی رنگ اور اپنی باطنی دولت
معدنیات سے حسن دوبالا کر رہا ہے جس کے نیچے دریائے تاپتی ہے مشرق مین وردھا
جنوب مین پین گنگا ندیان اوس کے ساحلون کی پابوسی مین معروف ہین۔ مغرب مین
صوبۂ خاندیس برار کے ظل عاطفت ہمسائگی مین ہے۔ اس کی آبادی ۳۰ لاکھہ ۷ ہزار
۷ سو ۸۶ ہے شرقاً غرباً ۱۵۰ میل جنوباً و شمالاً ۱۴۴ میل رقبہ ۱۷ ہزار ۷ سو ۱۱ میل ہے
اس کے قدرتاً تین حصے۔ میل گھاٹ۔ پایان گھاٹ۔ بالا گھاٹ ہین۔ سطح سمندر سے
میل گھاٹ کی بلندی ۳ ہزار ۷ سو (۳۷۰۰) ۔ پایان گھاٹ کی ایک ہزار پانچ سو (۱۵۰۰) ۔ بالا گھاٹ
کی ۲ ہزار فٹ تک ہے۔ پھر برار کے دو حصے جنوباً و شمالاً بیچ مین خط کھینچنے سے مشرقی
برار اور مغربی برار بنتے ہین۔ اس کے سربفلک پہاڑ اور قلعجات بے نظیر و کم بہا بڑے
بڑے وسیع و زرخیز کشت زار مزرعہ اور زمین طولانی عمیق شیرین ندیان میوون وغیرہ
کے شاخ در شاخ ہرے ہرے درخت۔

روضة ماء نهرها متصال		دوحة سجع طيرها موزون

وغیرہ خوبیون جیسے آندھیون اور ٹنڈی دل تکلیف دہ بارش موذی سرما و گرما بھیڑ
مکھیون وغیرہ سے محفوظی نے اسے تمام صوبون مین ممتاز ہی نہین کیا بلکہ قدرت سرمدکی
بے حد فیوض اور برکتون نے راجگان عالی قدر و سلاطین اعظم کی سعی اور کوششون کا
مرکز اور جولانگاہ بنا رکھا۔ اور خدا جانے کب تک رہے گا۔ یہان کی بعض اشیاء کی نظیر دوسرے
ملکون مین نہین۔ برار کے خصوصیات سے اشیاء ذیل ہین ہُرڑہ جسے فارسی مین ہلیل
کہتے ہین اور اس کو یہان دانی بھی کہا جاتا ہے یہ جوار کی قسم سے ہے۔ اس کے سبز خوشے
گرم تیز خاکستر مین بھوننے کے بعد مل کر دانے نکال کر گرم گرم کھاتے ہین۔ یہ دور مقامات
مین نہین جا سکتا تنباکو نہایت اچھا ہوتا ہے۔ شہر کا ویمیش جغرات مسکہ گھی تو اپنی آپ

مایۂ آب حیات اسکا ہے پانی بیشک
ہی ہوا روح فزا اسکی خزان رشک بہار
کان ہر قسم کی موجود ہی اس مین شاہا
فاضل و عالم و ذی ہمت و زاہد بھی شجیع
سکار نامے ہین تواریخ مین اسکے لکھے
حسن او عشق مین بھی اسکا ہی پلہ بھاری

نار ہے اسکی عزیزی کوئی دیکھے آکر
ابر دربار رواں بخش نہال و نوبر
ہین پہاڑ اسکے زمرد کے کراڑ اسکے زر
خاک سے اپنے بنایا ہی بہت اہل ہنر
دیکھ لے کوئی بھی تاریخ دکن کو جی بھر
لیلی و قیس سے یان کتنے ہین عاشق دلبر

بقیہ صفحہ گذشتہ نظیر ہین۔ حریص اور جابر قوم ہین اس سے رقوم حاصل کر کے فائدہ نہین اٹھا سکتی وہ کفی الجحیم ویا کلون فی بطونہم نار کا مصداق ہوتی رہتی ہین غیر ملک کے لیے یہان کا پیسہ سم قاتل ہے۔

۵۲ فرید۔ یگانہ۔ بزرگ جوہر نفیس دوانہ عمدہ کہ درمیان درہا باشد ۱۲ شمس اللغات۔

۵۱ - نوبر۔ نوبر آمدہ از فواکہ۔ نوبادہ آمدہ آن و نیز عورتے کہ پستان او برآمدہ باشد۔

۵۳ - فاضل الخ برار کے مسلمان و ہنود مین مرقوم صفتون کے نفوس گزرے اور اب بھی بعض اوصاف کے موجود ہین۔ برار مردم خیزی مین بے نظیر ہے باستثنائے اہل اسلام قوم ہنود گو علوم ظاہری کے علاوہ اہل خرق عادات و صاحبان استدراج و نفوس زکیہ تھین اون مین سے تاپا بھارتی بزرگ ہوئے ہین وغیرہ اہل اسلام سے حفاظ علما و مشائخ کے وجود مقدس پر برار کو ناز ہے ان مین سے مولنا حضرت شاہ عنایت اللہ صاحب قدس سرہ بالاپوری کا خاندان والا دودمان ہے اس خاندان کی شاخین برار سے خجستہ بنیاد و فرخندہ بنیاد اورنگ آباد و حیدرآباد دکن مین ہین مولنا سید منتجب الدین صاحب نواب فلور الدولہ نواب نور الضیا صاحب مفتی بالقابہا اسی خاندان کے منور ستارے ہین غرضکہ صوفی شاعر خوش نویس مصور منجم رمال اہل سیاست سیاح طبیب قاری حافظ پہلوان۔

رکھمنی کیلئے آئے تھے باوطار کرشن ۵۱
نل کی دمینتی تھی اس باغ کی خوشرنگ کلی ۵۲
تھا یہ پہلے ہی سے رایان سلف کا ولیر

پانڈوون نے بھی بچایا تھا یہین جان چھپکر
یہانکی ہی نہر سے سیراب تھے بھاگا چندر ۵۳
جادھو وراج پوت چین کا تھا لخت جگر

بقیہ صفحہ گذشتہ

پھیکٹ جوان مرد دلیر اہل سیف اہل عزیمت حداد تجار قوال موسقی عربی فارسی سنسکرت مرہٹی انگریزی یوگ وید وغیرہ علوم و فنون ہر قسم کے اہل تجارت صنعت و حرفت و زراعت کے پیدا کرنے پر برار کو فخر ہے اعظم الامرا مشیر الملک دیوان دکن غلام سید خان وغیرہ امرا و برار خاص بلدہ ایلچپور کے تھے مشہور خان ترین جن کے فرزند مولوی غلام امام خان ریاضی مولف کتاب رشید الدین خانی و خورشید جاہی اور استاد حضرت شمس الدین فیض رحمتہ اللہ علیہم یہین کے اعلی خاندان سے تھے۔

۵۳ تاریخ دکن سے مراد تاریخ امجدی ملقب بریاض الرحمن معروف بتاریخ دکن ہے جو مطبع خورشیدیہ مین حسب الحکم خورشید جاہ بہادر امیر کبیر بالقابہ طبع ہوئی مولف کو اعلی درجہ کا انعام دولت عظمت مدار سے ملا اوس کا اردو ترجمہ موسوم بہ چراغ برار اور اوس کا خلاصہ نور البرار ہے تاریخ مذکور کے مولف و مترجم فقیر کے والد ماجد مولانا سید امجد حسین رحمتہ اللہ علیہ خطیب و قاضی شش محال صوبہ برار ہین لیکن افسوس ہے کہ دولت آصفیہ نے اوس کتاب پر توجہ نہ کیا۔

۵۱۔ رکھمنی یہ برار کے عظیم الشان راجہ بھیک کی لڑکی جس کی راج دہانی کندن پور عرف کوتل پور تھی اس کی شادی شش پال سے ہوئی یہ چندیلس کا راجہ تھا اور موجودہ جبل پور اس کی راجدہانی تھی لیکن اس کی خواہش کرشن جی اوتار کے ساتھہ شادی کی تھی آخر اس کی مرضی کے موافق ہوا کہ انبہ کے دیول واقع امراوتی برار مین سے رکھمنی کو شش پال سے چھین کر کرشن جی لے گئے اور شادی کر لی مختصراً از تاریخ برار وغیرہ

۵۲۔ نل دور بھ (برار) نل اور دمینتی کے عشق کا جولانگاہ تھا راجہ نل [illegible] کا حاکم اور دمینتی راجہ بھیم حاکم برار کی حسین دختر تھی ایک دوسرے کا حال سنکر عاشق ہو گئے راجہ بھیم کے سویم ور (لڑکی نے اپنی پسند سے شوہر کا انتخاب کرنا) کے اعلان دمینتی نے

عبدالرحمن نے کیا نیست یہاں کا سب ظلم [٥٥]
ایل کو قتل کیا تھا جو بدی کا خوگر

اور آسودہ ہوا شہر ایلچپور میں وہ
جس کا روضہ ہے کہیں خلد بریں سے بہتر

بقیہ صفحہ گزشتہ
شہزادون کی جماعت سے نل کا انتخاب کیا اور اوس کے گلے مین ہار ڈالا اون کی زندگی کے مصائب اور نل کے نقصان کثیر کی وجہ ان دونون کی جدائی کے حالات مہا بھارت مین منضبط ہین علامہ فیضی نے بھی ایک نظم ان کے حالات مین موسوم بہ نل دمن لکھی ہے ۱۲ برار گزیٹر۔

٥٣ بھاگا چندر۔ چندر بھاگا ئی کا عاشق تھا۔ چندر بھاگا نام کی ندی بلدہ ایلچپور سے مغرب کے سمت دو کوس فاصلہ پر بہتی ہے اس کا پانی نہایت لطیف ہے جس کا منبع شکر تالاب واقع قلعہ گاویل ہے۔ انھین دو براری عاشق و معشوق کے نام سے یہ مقام اور ندی موسوم ہے ۱۲ چراغ برار۔

٥٥ عبدالرحمن قدس سرہٗ آپ سید علوی ہین نام مبارک شاہ عبدالرحمن غازی عرف دولہ بادشاہ اور دولہ رحمن سلطان حسین کے فرزند ہین غزنی سے اعلاء کلمۃ اللہ کے لئے گنجنائی چھوڑ برار مین تشریف لائے اور ایل راجہ جس نے مسلمان بادفروش کو ایذا دیا تھا قتل کیا اور آپ بھی جان بحق ہوئے مادہ تاریخ وصال احیاء عند ربھم ہے ۳۹۲ھ اور مادہ سنہ ولادت صفدر ۳۷۴ھ آپ سلطان محمود غزنوی کے بھانجے ہین سلاطین سلف کے موافق آصف جاہ ثانی غفران مآب آپ کے معتقد تھے بحکم اذا تحیرتم فی الامور فاستعینوا من اہل القبور فتوحات و برکات آپ کو درگاہ مقدس سے حاصل ہوتے رہے غفران مآب طاب ثراہ نے دو قریہ سا۔ ورہ و کاندلی واقع تعلقہ ایلچپور برار خرچ نوبت خانہ درگاہ وغیرہ کے مصارف کے لئے عطا کیا تھا۔ قریہ کاندلی کو سرکار عظمت مدار انگریزی نے ناجائز طور پر خالصہ کر لیا اور اکثر اراضی متعلق درگاہ خالصہ مین شامل کر لی گئین یہ امر دولت ابدمدت آصفیہ کے معاہدہ اور برطانیہ عظمی کے اصول کے

خلاف امور اسلام مین ناجائز دست اندازی ہے۔ اسلامی مجلس عالی برار نے ۷ ہر
اکٹوبر سنہ ۱۹۲۰ء مین بالقابہ سر فرینک سلائے چیف کمشنر سی پی و برار کو اپنے اڈریس
مین اسطرف توجہ دلائی آپ نے اس کے متعلق مندرجہ ذیل وعدہ فرمایا۔

"اب مین اون معروضیات کے نسبت کہنا چاہتا ہون جن کا ذکر"
"آپ نے اپنے سپاسنامہ مین انعام زمین کے متعلق کیا ہے۔ پہلا"
"معاملہ جس کا ذکر کیا گیا ہے کانڈلی جاگیر کے متعلق ہے مین نے اس کے"
"بعض کاغذات دیکھے ہین جن سے معلوم ہوتا ہے کہ یہ جاگیر اوس وقت"
"ضبط کر لی گئی تھی جبکہ پہلے مرتبہ انعام زمینون کے متعلق تحقیقات کی"
"گئی تھی آپ اس بات کو تسلیم کرینگے کہ ایسے معاملہ کے دوبارہ اجرا کرنے"
"مین جن کے انفصال کو ایک زمانہ ہوچکا ہے کس قدر مشکل پیش آئیگی"
"لیکن مین سمجھتا ہون کہ صرف یہ وجہ معاملے کے طے کرنے کے لئے کافی"
"نہین ہوسکتی شاہ عبدالرحمن کی درگاہ کی قدامت اور اوس کے نہایتی"
"مذہبی تقدس کا لحاظ کرتے ہوئے اور درگاہ کی غور و پرداخت کا"
"سوال عوام کے لئے خاص اہمیت رکھتا ہے جس کے لئے ضروری ہے"
"کہ کچھ انتظام کیا جائے۔ مین کمشنر صاحب سے کہونگا کہ کانڈلی جاگیر"
"کے مقدمہ کے بابت پورے طور تحقیقات کرین اور درگاہ کے غور و"
"پرداخت کے متعلق تجاویز پیش کرین کہ یا تو جاگیر پھر سے عطا کی جائے"
"اور اگر یہ ممکن نہ ہو تو کسی اور طریقہ سے امداد کی جائے۔"

"لیکن آپ کے جانشین سر مانٹیگو بٹلر بالقابہ گورنر سی پی و برار نے جو کیا"
"اوس کا حشر ذیل سے ظاہر ہوگا خلاصہ خط صـ ۴۸۳/۳۱۸ مورخہ ۳ ہر نومبر سنہ ۱۹۲۵ء"
"از گورنمنٹ ناگپور موسومہ کمشنر برار آپ اپنے خط سـ ۱۶۶ مورخہ ۱۲ مارچ"
"سنہ ۱۹۲۵ء مین جو تحریر کرتے ہین کہ ایک ۔تم گاؤن کی سرکاری محصول کے"

بقیہ صفحہ گذشتہ۔ "برابر بعد وضع خرچ اہل عملہ قریہ باقی رقم درگاہ کے واسطے"
"پنچون کو دیجائے۔

"(۲) جواب مین گزارش ہے کہ گورنمنٹ مع کونسل نے مسلمانون کی گزارش پر"
"کافی اور پوری توجہ کی ہے وہ افسوس کرتے ہین کہ ساٹھ سال زمانہ"
"کے بعد جاگیر کے متعلق دی گرانٹ کے مسئلے کو دوبارہ چھیڑنے سے معذور ہین"

"(۳) وہ درگاہ بیشک بتدریج بے مرمت ہوئی ہے اوسکی شکستگی ایسی"
"وسیع ہوگئی ہے کہ کانڈلی اور دوسرے انعام کی آمدنی بکفایت تمام صرف"
"کرنے سے شبہ ہے کہ پوری ہو۔"

شارح کہتا ہے کہ ایسی ردی حالت مین لانے کا باعث گورنمنٹ کی بیجا مداخلت ہوئی ہے مگر تاہم قابل مرمت ہے گورنمنٹ کو چاہیئے کہ اپنے وعدہ کو پورا کرے۔ بدعہدی اور مداخلت در مذہب خوب نہین شاید چند سال کے بعد اگر اب سے مرمت نہو تو خدا نکرے ایسی حالت ہوگی لیکن۔

اگر دنیا سراسر باد گیرد	چراغ مقبلان ہرگز نمیرد

کتنی سلطنتین اور بادشاہ نیست و نابود ہوگئے اور ہونگے مگر وہ باقی رہے گی کیونکہ وہ شہداء اور مقبلان الہٰی کی درگاہ ہے۔

ہرگز نمیرد آنکہ دلش زندہ شد بعشق	ثبت است بر جریدۂ عالم دوام ما

غفران مآب اور دولت آصفیہ کے نائبین غازی ممدوح کے عرس مین ہمیشہ شریک ہوکر برکات سے مالامال ہوتے رہے ہین آپ کا عرس ماہ ربیع الاول مین ہوتا ہے شب دہم کو غسل قبر شریف گیارہوین شب کو سرکاری صندل اس کے صبح کو جمیع اللہ ظفر ارکا صندل وہاں درگاہ قبر شریف

چڑھا کر فاتحہ پڑھتے ہین پھر بیرون گنبد فقراء مقامی اور جو دور و دراز مقامات سے حاضر ہوتے ہین اپنے اپنے کمالات ضرب گرز و سیخ وغیرہ دکھاتے اس کارروائی کو اصطلاح فقراء مین داخول (داخلہ) کہا جاتا ہے کیا اچھا ہو اگر حضرات ذیشان دکن بھی یہان آئین اور فیض حاصل کرین اور مرادات دلی پائین یہ درگاہ مقدس بلدہ ایلچپور کی آبادی کے متصل جانب شمال بیچھن ندی کے کنارے عجب دلکش نورانی مقام ہے مزید معلومات کے لئے تاریخ چراغ برار کی طرف رجوع کیا جائے۔ اس درگاہ مقدس وغیرہ کی مرمت اور مدرسہ جامع ایلچپور وغیرہ کے متعلق مطالبات دولت آصفیہ کے تاجدار سے ذیل کی صورت مین قصیدہ غرا مین کیے گئے اور جنکی طرف اشارات لوح الہدیہ مین آگے آنے والے ہین۔

مجھے ہے مانگنے کی شرم تیرے در بھی بے موجب
مگر دربار قدسی تیرے رشک ابر نیسانی

نہ کرنا عرض یہ بھی تو بغاوت کی نشانی ہے
خصوصاً امر لابدین اے اسکندر ثانی

ترے در کے سوا ٹھوکین بھلا کیون کوئی در در
خدارا یکزمان بنشین گرہ بکشا ز پیشانی

خدا سے اپنی حاجت چاہتا ہون بعدہ تجھ سے
عطا تیری خدا کی دین ہے ای لطف رحمانی

لہذا مانگنے مین تجھ سے شرمانا نہین اچھا
دکھائی تجھ مین اپنی شان رب نے ظل سبحانی

نہین ہے مدرسہ اسلامی اس صوبہ مین حیرت ہے
اگر چندے یونہی گزری تو رخصت ہے مسلمانی

جو ایلچپور مین ہے مدرسہ اوسکی حالت ہے
مثال بیت او دیکھی صورت زلف پریشانی

مگر دولت سے آصف کے کہا اتنا کسی نے بھی
کہ بیشک فرض ہے تعلیم دین شاہ عدنانی

ہمارے نعرہ حق ہے دو مصرع درویش کا تجھ پر
علیگڑھ ہو کہ ندوہ ہو کہ حالی ہو کہ نعمانی

قبول عذر فرمالے ہمین اپنا سمجھ شاہا
ترے ہو گے نہ مانگا تجھ سے بیحد ہے پشیمانی

کریا اشرفی پندرہ ہی ماہانہ عنایت ہو
ہے تجھ سے یہ طلب تھوڑی بہت ہی ہے یہ نادانی

چراغ افروز الجامع نسیم زلف آصف ہو
مبادا این جمع را یارب غم از باد پریشانی

مصلے مسجد جامع یہان کی تجھ سے کہتے ہین
مرمت کردے ہر حق ہماری ظل سبحانی

اس پہ شاہان سلف کا رہا وانت اوّل سے
خلجی و بہمن و تغلق کا رہا نور نظر

تھا یہ شاہانِ عمادیہ کا بھی ذات عماد[۱]
صدرِ حسن کا تھا ایلچپور جہان ہے پرنشر

ایلچپور شہر ہے بزرگ ۱۲ آئین اکبری

پہلے آصف[۲] کو یہیں تو ملی فتح و نصرت
فتح کھیڑا ہوا مشہور جو پہلے تھا شکر

پھر رہا آصفِ ثانی[۳] کا نظام اسمیں کمال
نظم نے اوسکے بنایا ہے اسے سلک درر

یادگار اس کے عطایا ہیں یہان اور محل
اوس کا معصوم بھی مدفون ہے یہان نور بصر

بقیہ صفحہ گذشتہ

ہمارا قعدہ آخر میں نہ سجدہ سے بدلجائے
مرمت کردے بہر حق ہماری ظل سبحانی

جہان مدفون ہے شہزادہ عبدالخالق ذیشان
مرمت چاہیے وہان بھی کہ ہے درگاہ رحمانی

نہیں ہوتے کسی سے کام جو ہیں تیرے کرنیکے
کہ شاہون سے ہی شاہی کام ہوتے ہین بآسانی

وجود جود تیرا ممتنع ہو ہی نہیں سکتا
تو عارف ہے کہ واجب کر چکا ہے یہ امر امکانی

انا اجود کا تابع تو نہیں گھٹتا ہے لا الا
ثبوت نفی متضمن ہین وہی امر قرآنی

مری کوتاہ دستی منہ درازی ہے یہ کہتی ہے
اب لیتی ہون دامان کریم جو بے حد طولانی

تو دہقان ہون ترا دامن پکڑلے ہان سے کہتا ہون
عطا کر ہنستے ہنستے بیرو ذی برد نجرانی

۱؎ ش ارم ذات العماد التی لم یخلق مثلها فی البلاد ۱ رایہ

۲؎ پہلے آصف یعنی مغفرت مآب میر قمر الدین چین قلیچ خان بہادر کو دلاور علیخان اور عالم علیخان سے براطراف بالاپور برار میں پہلی اور ۱۱۳۳ھ میں مبارز خان پر قبضہ شکر کھیڑہ برار میں دوسری مگر فیصلہ کن فتح و کامیابی حاصل ہوئی اس لئے وہ فتح کھیڑا مشہور ہوا ۱۲ چراغ برار

۳؎ آصف ثانی۔ اعلحضرت میر نظام علیخان بہادر بالقابہ غفران مآب ہیں۔ آپ مع امراء و فوج ظفر موج بلدہ ایلچپور میں رونق افروز ہوئے۔ اپنی تخت نشینی کے بعد بھی برار میں تشریف لائے اور بڑے مصائب و مشکلات کا سامنا کرنا پڑا۔ مشرقی برار و مغربی برار کے اکثر مقام آپکے قدوم میمنت لزوم سے مشرف ہیں۔ ملکاپور۔ بالاپور۔ کارنجہ بی بی۔ باسم۔ بسودنا۔ کھولاپور۔ دیتی۔ بنڈا۔ بودگاؤن۔ اکولہ۔ مودگاؤن۔ آندورہ۔ مرسولی۔

مولد آصف ثالث[۵۱] ہی یہ صوبہ ہے — مثل فولاد کے مضبوط یہ محکم ہے خبر

اب بھی[۵۲] یہ تیری قلمرو سے نہین ہے باہر — عمر کرتا ہے ترے سایہ مین بافخر بسر

بقیہ صفحہ گذشتہ

بنج مہا گاؤن - ہیور کھیڑ - آمنیر - سنیر اور نیکلا کی غرض کہ سنہ ۱۱۶۱ھ سے ۱۱۸۹ھ تک آصفجاہ ثانی گرانڈیہ بھوسلہ وغیرہ سے جنگ وجدال مین مصروف رہے بارش کا موسم اور اوس زمانے کے کچے راستے کیا کچھ تکالیف کا مقابلہ تھا کتب تواریخ شاہد مین بندگانعالی متعالی مدظلہ العالی نے بڑی پامردی اور دلیری سے برار کو اپنے قبضہ وتصرف سے الگ ہونے ندیا اور یہ امر جلیل القدر آپ ہی کا حصہ تھا۔ ملاحظہ ہو تاریخ دکن۔

۵۴ عطایا انعام زمین جاگیرین یومیہ شاہان ماسبق کے اجرا کے بعد اور مزید مرحمت ہوئے یہی بات بقائے سلطنت ونسل کا باعث ہے اور آپ کے محل قلعہ ارک (بلدہ ایلچپور) مین تھے اور اب بھی کچھ باقی ہین۔

۵۵ معصوم یعنی آصفجاہ ثانی کا نور چشم معصوم عبدالخالق مرحوم شاہ عبدالرحمن غازی غزنوی ممدوح قدس سرہ کی درگاہ مین مدفون ہین معصوم کی قبر کے عود وگل وحافظ کے لئے ۹ ر یومیہ مقرر تھا مجلس عالی برار نے دولت آصفیہ کو اسکے اجراء کے طرف توجہ دلاتی رہی ہے لیکن تاحال نتیجہ کا پتہ نہین۔ اسی طرح درگاہ مقدس غازی موصوف کے واسطے نذر دوسو روپیہ (ملتے ہوئی دولت آصفیہ نے موقوف کردی ہے) اجرا کے واسطے درخواست کی لیکن یہ بھی داخل دفتر۔ جیسے جیسے دولت آصفیہ اس درگاہ مقدس کی خدمت غور اور پرداخت سے غافل ہوتی جاتی ہے ویسی ویسی صوبہ برار سے اوس کے حقوق ہٹتے جاتے ہین۔ سنا جاتا ہے کہ وہ روپیہ ساہوبنے صاحب کی درگاہ کی طرف منتقل کردیا گیا ہے جو حقیقت مین ممدوح شاہ عبدالرحمن قدس سرہ کے مجاور شیخ عبدالکریم ولد شیخ رحمن ایلچپوری کے نام سے تھا اور درگاہ مقدس ممدوح مین خرچ کیا جاتا تھا۔

۵۱ مولد آصف ثالث یعنی سکندر جاہ فولاد جنگ بہادر مغفرت منزل فرزند آصف جاہ ثانی طاب ثراہما

پیش کش[۵۳] دولت آصف مین ادا کرتا ہے	مثل نملہ کے سلیمان کو کہا ما یحضر
ہوتی[۵۴] ہر سال ہے یان عظمتِ آصف ظاہر	آپکے جھنڈے کا اڑتا سی پھریرا فرفر
خاک مین اسکے حمیت ہی جوانمردی ہے	اسکی تھوڑی سی حقیقت ہے یہان پیش نظر
بہمنی شاہ[۵۵] نے دراج پہ چھوڑا شاہین	واہ جرات کیا شاہین پہ حملہ تیتر

بقیہ صفحہ گذشتہ
قصبۂ حیل گاؤن جامود برار ہے وہان کے بزرگ حضرت پیر فولاد قدس سرہ کے نام نامی پر تبرکاً و تیمناً غفران مآب نے فولاد جنگ سے مخاطب فرمایا ۱۲ چراغ برار لمیٹڈ

ؔ۵۲ اب بھی صوبۂ برار دولت ابدمدت آصفیہ کا جزو لاینفک ہے اس پر بھی ہز اگزالٹڈ ہائینس حضور پر نور متع اللہ العالمین بطول بقالہ نے از راہ دور اندیشی و تبیقنا اسلامی مجلس عالی برار کی تجاویز پر اہل برار کو ملکی حقوق عطا فرمایا ہے اور وہ ملکی قرار دیئے گئے ملاحظہ ہو فرمان مبارک مزینہ ۲۴ ماہ رمضان المبارک سنہ ۱۳۴۹ھ مگر اس کی تعمیل بوجوہ مطالبات معرض تعویق مین ہے سچ ہے کہ حضور نے انہار دوران پہ بھی امید ہے کہ لا تیئسوا من روح اللہ وارد ہے۔ سہ

چو خورشید تابان دہد فیض نور اہل برار محروم نہ رہین گے۔	نہ نزدیک محروم ماند نہ دور

ؔ۵۳ پیش کش ۲۵ لاکھ روپیہ سالانہ خراج برار کا دولت آصفیہ کو سرکار عظمت مدار دیا کرتی ہے۔

ؔ۵۴ ہوتی ہر سال الخ حسب معاہدہ سالگرہ مبارک اعلیٰحضرت بندگانعالی مدظلہم العالی ماہ رجب المرجب مین نشان عالی شان دولت آصفیہ جس کے پھریرے پر العظمۃ للہ لکھا ہوا ہے۔ برار کے صدر مقام امراوتی مین لہراتا ہے اور (۲۱) توپین سلامی کی سر ہوتی ہین لیکن برار مین اس مبارک تقریب پر عدالتون مین تعطیل نہین ہوتی اسلامی مجلس عالی برار نے اس روز گزیٹڈ ہالیڈے (عام تعطیل) ہونے کے لئے متواتر چند سال سے تحریک جاری رکھی ہے تاحال یہ تجویز گورنمنٹ سی پی برار مین زیر تجویز ہے افسوس کہ سی پی گورنمنٹ کی ناحق شناسی نے اسے نامنظور کیا نعوذ باللہ من شرور انفسنا ۱۲

یہان کے انسانوں کی جرأت بیان کیا
کرتے ہر نحوہ مین عمرانی دعامین ترقی
انکی خواہش ہے کہ حاضر رہین تیرے درپہ
متوسل نیک وہ دینے رہین دولت کیلئے
تاجداران دکن نے نہین دیکھا اگر
مثل شاہان سلف کرے بیان سیر و شکار

خاص جو تیرے نمکخوار ہین فرخندہ گہر
مثل چقماق کے وہ رکھتے ہین دلمین اخگر
رات دن انکی توآنکھوں مین رہے شکل نظر
خیر خواہی مین کرین عمر سدا اپنی بسر
ڈیڑھ سو سال کی مدت گئی ایسے گذر
ہر بزرگان سے بھی وہ مستظہر

بقیہ صفحہ گذشتہ

۵۔ بہمنی شاہ یعنی شہریار مقبول بارگاہ رب غنی احمد شاہ ولی البہمنی ایلچپور مین قیام کرتا اور ہر پنجشنبہ کو حضرت شاہ عبدالرحمن غازی قدس سرہٗ کی زیارت سے مشرف ہوتا تھا اور گاہ گاہ قریب ایلچپور تفریحاً دامن کوہ مین سیر و شکار کو جاتا ایک روز درّاج خرامان حکم جہان پناہی سے قوشچی نے شاہین کو سر کیا تیز جان بری کی غرض سے شاہین پر حملہ کیا ظل اللہ اس کی جرأت سرزمین کی تاثیر خیال کر کے قلعہ کی تعمیر کا حکم دیا۔ یہ قلعہ گاویل سنہ ۹۹ھ مین تعمیر ہوا مادہ تاریخ حصار متین ہے جس مین سنگین مسجدین اور عمیق تالاب ہین۔
آئین اکبری مین ہے گاویل قلعہ ایست کم ہمتا در چشمہ ایست کہ حربہ را بدو آب دہند و سرکار بدو منسوب قلعہ مذکور بندیا دری پہاڑ پہ واقع ہے یہ سطح سمندر سے (۳۵۹۵) فٹ بلند ہے اور اس پہاڑ مین درخت ساکھ شیشم ہلدو بانس سالائی تیوس آنبہ وغیرہ پہاڑی میوہ پھول اور انواع و اقسام کے نباتات و دوائیان عقاقیر عجیب التاثیر زرد چینی کی چھلنی اور کیمیائی بوٹیان ہین جو قلب ماہیت مین بے نظیر ہین وغیرہ وغیرہ ۱۲ ابراہیم
۵۵ مشورے بحکم شاورھم فی الامر فاذا عزمت فتوکل علی اللہ
۵۵۔ تاجداران دکن الخ یعنے آصفجاہ ثانی طاب ثراہ کے سوا برار کو کسی نے پلٹ کر نہین دیکھا۔ غفران مآب کی آخر رونق افروزی سنہ ۱۱۹۹ھ مین ہوئی تھی جسے سنہ ۱۳۲۵ھ تک ایک سو چھبین سال کا زمانہ گذرتا ہے تخمیناً (۱۲۳) کے بعد آصف جاہ سادس

اعلیحضرت محبوب الدولہ بہادر نور اللہ مرقدہٗ کا کلکتہ باتقاریب لارڈ صاحب کی دعوت
سنہ ۱۳۱۷ء ہین تشریف لے جاتے ہوئے بسواری ریل برار ہین سے گزر ہوا تھا۔
برار کی ریلوے اسٹیشن ملکہ پور اکولہ وغیرہ پر جوش مسرت اہل برار جو ظہور ہین آیا
ممدوح اور اہل براری جانتے ہین والد مرحوم نے ممدوح کے ناصر و منصور اور بخیرو
عافیت مراجعت فرمانے کے لئے ختم خواجگان و ادعیات و اسماء اہل بدر رضی اللہ عنہم
کا وظیفہ کیا تھا الحمد للہ مراد حاصل ہوئی اور اپنا فرض والد مرحوم نے ادا کیا۔
اور اب بھی نمکخواران دولت آصفیہ غرض دعاء ازدیاد عمر و حکومت بقائے دولت
ابد مدت حضور پر نور اعلیحضرت بندگانعالی متعالی مدظلہم العالی سے غافل نہین۔

لطیفہ

حضرت موسیٰ کی امت باوجود اون کے جانشین حضرت ہارون علی نبینا و علیہ الصلوٰۃ
والسلام چند روز اون کی غیر حاضری کی وجہ پھر گئی اور گوسالہ پرست ہو گئی لیکن
(۱۵۵) سال تک بادشاہ کا اپنے ملک برار اور رعایا (براریون) کو نہ دیکھنے
اور خبر گیری نہ کرتے ہوئے اہل برار کا ایسا نمک حلال اور وفادار رہنا کیا تعجب
اور حیرت کی بات نہین ہو سکتی مگر حقیقت ہین یہ ظل اللہ تاجدار دکن کے بزرگون
کی اور اعلیحضرت بندگانعالی مقناطیسی قوت کا کرشمہ ہے۔

۵۳ - متل ثنایان سلف الخ چنانچہ صدر ہین مذکور ہوا اور فقیر کے والد امجد مغفور
و مرحوم نے اپنی ایک نظم ہین اس امر پر توجہ دلائی ہے اور امیر کبیر خورشید جاہ بہادر
مرحوم نے اسے پسند فرمایا تھا۔ اس ہین ملکیون کی ضد اور حوصلہ افزائی وغیرہ تحریکین
تھین - اوس کے چند اشعار مع ہمعدۂ پسند مغفرت مآب یہان حوالہ قلم کئے جاتے ہین۔

چونکہ اوس وقت حل عقد سلطنت مختار الملک مرحوم دیوان دکن کے ہاتھ مین
اور اون کا خیال عمر جن کے واسطے تھا اس لئے اس پر توجہ نہ کی گئی خلاصہ نظم -

الٰہی ہمارا ہو سلطان جوان
سحاب کرم سے پلے نونہال
ہمارا جوان جبکہ ہووے گا شاہ
یقین وہ چلے باپ دادا کی چال
دیکھے عشر[1] اسپیدون کو نہ نظر
قلمرو مین نکلے تفرج کنان
کرے جس طرف سیر مثل بہار
رعیت کہے یہ خداوند ہے
شبستان آصف کا ہے یہ چراغ
نہین کرے فوج سب جابجا
کہ لشکر سے آبادی ملک ہے
یقین پھر ایلچپور بھی ہو جوان
پھر اوس کے جیسا ہے برز فوج
تفحص کرے سب کے احوال کی
کرون بالمشافہ بیان سارا حال

جو محبوب علیخان ہے کشورستان
رہے اوس کے میوے سے عالم نہال
ہو چودہ برس کا جو وہ رشک ماہ
اونھین کے سے عادات اونھین کے خصال
کہے ہین جو آصف نے وقت صفر
ہو ہمراہ افواج باغ روان
تو ویران شدہ ملک ہو لالہ زار
ہمارا یہی شاہ دلبند ہے
کہ ملک دکن اوس سے ہے باغ باغ
کہ بے فائدہ ہے خشم ایک جا
نہین فوج تو ملک ویران ہے
کہ ہے اوس کا سلطان بھی نوجوان
وہی رونق و آبرو اور اوج
مجھے دے وہ جاگیر اور پال کی
پسند آئے اوس کو مری بول چال

[1] عہ معدہ پند سودمند آصف جاہ اوّل مغفرت آب نے نام خنگ بہادر طاب ثراہ ہما کو

دیکھ لے اپنا پرایا اور رعیت اپنی
دیکھکر تجھکو کہین ہے یہ خداوند اپنا
کیون خدا ہونگے برادی نہ ادا پیر تیرے

ہو کے خوشنود رہا ہو تو سوئے مقر
مرحبا ظل خدا اوج نظامت کا قمر
متخص ہو جو تو او رہ وہون مستقر

بقیہ صفحہ گذشتہ

ارشاد فرمایا تھا اور نظم جن کے طرف اشارہ کیا گیا ہے مندرج ذیل ہین ان مین سے چند اگرچہ ظاہر مین ہوقت اور ناصر جنگ بہادر کے لئے مخصوص ہین مگر حقیقت مین ہر ایک در بے بہا سے زیادہ تمشیت امور جہانبانی و ریاست کے واسطے بہترین دستور العمل ہے۔

(۱) رئیس دکن کو لازم ہے کہ حتی المقدور مرہٹون سے جو اس نواح کے زمین دار ہین صلح رکھے۔

(۲) بنیان بنی آدم کے انہدام مین ہرگز جرات نہ کرے۔ آپ قتل کا حکم نہ دے مجرمون کو قاضی کے سپرد کردے۔

(۳) ۔ رئیس ہوتے ہوئے ایک جگہ مقیم نہ رہے بلکہ بحکم سیروا فی الارض ممالک محروسہ مین سیر کرتا رہے اور اپنی بود و باش خیمہ و خرگاہ مین رکھا کرے تاکہ عملداری کا مزہ پائے

(۴) فرض و واجبات ادا کرنے کے بعد امور متعلقہ کے لئے اوقات کو تقسیم کرے اور فرصت کے وقت اپنے سے رات دن کا حساب لیا کرے۔

(۵) قیام و بقاء دولت کے لئے بزرگان دین سے مدد چاہے اور ان کی تعظیم کرے۔

(۶) کسی کا حق تلف نہ کرے اور وارثون کا حق ملحوظ رکھے۔

(۷) خاندان کی خبرگیری سزاوار ہے اور امور سرکاری پر مسلم و غیر مسلم کی ماموری نوبت بنوبت سال بسال نیابت دو سال تک جلد واجبات سے جانے تاکہ دوسرے محروم نہ رہین۔

(۸) چھوٹے بھائیون کو فرزندون کی جگہ تصور کرے۔ ان کی تربیت اور پرورش مین قدر و منزلت کی افزونی جان کے سعی بلیغ کرے۔ ہدایت محی الدین خان کی اپنے فرزندون مین

تو نے بھی اون کو نہ بھولا شہ عالی گوہر
خلعت[عه] مسجد و اسکول کو دیکھیں جا کر

میر عثمان علیخان ہے محسود شہان
وہ حمایت مین خدا کے رہے از سود نظر

بقیہ صفحہ گذشتہ -

شمار کرے اون کی شکست کے درپے نہو اور اوس کے بارے مین غمازون کی بات نہ سنے -

(۹) ارذلون کو خدمت پر مقرر نہ کرے اور اپنی مجلس مین انہین بار نہ دے -

(۱۰) ادنی کو عمدہ اور عمدہ کو ادنی کام نہ دے یعنی اعلی کو اعلی اور ادنی کو ادنی کام دے

(۱۱) آداب سلطانی ہمیشہ بجالاتا رہے اور اطاعت مین قصور نہ کرے۔ چنانچہ ایکروز نادر شاہ نے نہایت مہربانی سے ہمکو عطاء سلطنت سے مخاطب کیا مین نے عرض کیا کہ ہم نوکر پیشہ لوگ ہین نمک حرام مشہور ہونگے -

(۱۲) حتی المقدور اپنے طرف سے اقدام جنگ نہ کرے اول اپنا حق ثابت کرے بعد میدان جنگ مین حق سبحانہ تعالی سے بکمال عجز و الحاح مدد چاہے اور اپنی جگہ قایم رہے ہرگز قبلہ رو جنگ نہ کرے -

(۱۳) جس قدر اسباب فراہم کیا ہون اگر اوس کو طور طور سے میرے قدم بقدم خرچ کرو گے طبقہ بطبقہ وفا کریگا -

(۱۴) جس قدر خزانہ ہمراہ رکاب ہے اوس کو خرچ نہ کرے اس سے سپاہ اور لوگون کی خاطر جمعی ہے۔ خصوصاً ساہوکارون کی آبادی کے واسطے ہے -

(۱۵) حسب تقاضائے بشری نہونی بات اس پیرانہ سالی مین مجھ سے ہوگئی ہے کہ اس وقت نیا محل قرار پاگیا ناموس کا مقدمہ ہے اس کا خیال رہے -

(۱۶) دکن[عه] گشتنی و گردن زدنی ہے - مورو اور رام داس کو قلعہ احمد نگر مین قید مین ہرگز رہا نہ کرنا -

(۱۷) برہان پوریون سے احتراز کرے کیونکہ کئی بار آزمایا ہون کہ برہان پور اور بیجاپور کے لوگ کشمیریون کے مانند ہین حتی الوسع ان کی صحبت سے اپنے کو محفوظ رکھے -

عه زناردارن و بدخواہان دکن -

فتح و نصر ہو سکے دو بازو مین عدو مال القین
باڑھ سے باغ کی ہوتی ہے حفاظت شاہا
اس لیے دیتا ہون اخلاص سے تجھکو جنہ[۲]
مثل جنہ کے سموات سا عرفی سکلہ ہے[۳]
تیغ جنہ سے تری آگے سے دشمن بھاگین
تازہ کرتا ہے فقیر اور آج رسوم اسلاف

حفظ حق دو سکے لئے مثل نبی ہے مربہ[۱]
بعد عقل کے توکل ہے یہ کہتی ہے خبر[۲]
تیغ گن حصن کا بھی کام یہ دیتی ہے سپر
رشک جنت ہے یہ عید تو سحرا ہو تیر
اسے یولون پہ برکتے ہوئے این صفر[۵]
تاکہ دولت سے تری ہو مری نسبت ظاہر

بقیہ [illegible]

سلہ - حضور پرنور سے خلعت گران ارجمند اضافہ دعا وغیرہ خیرخواہ دولت و دعا گو قدیم خطیب و قاضی خان بہادر سید عظمت حسین اخی معظم کو خطبہ ثانیہ عید الفطر کے تتمہ میں وقت دعائے ازدیاد عمر و بقائے دولت اعلیحضرت عیدگاہ بلدہ تلیج پورین عطا ہوتی - بالقابہ کرنیل صاحب سب ذیرن نے اس رسم کفران خداوندی از جانب دولت آصفیہ ادا کیا -
اور مسجد سے مراد مسجد محمدن ہائی اسکول امراوتی ہے حضور پرنور نے مبلغ دس ہزار روپیہ نقد بغرض تعمیر اور پچاس روپیہ کلدار ماہانہ دوامی اس کے امام وغیرہ کی تنخواہ کے لئے عطا فرمایا -
سلہ - میر کا لفظ لانے کی وجہ تاریخ ریاض الرحمن معروف بتاریخ دکن میں یون لکھا ہے نام جد مادری آصف جاہ بہادر مغفرت مآب نواب عابد قلی خان از صلب سید صحیح النسب میر حیدر اند کہ سلسلہ اجداد ایشان بہ بحر زخار خاندان مرتضوی منتہی می شود میر ازین جا مفہوم می شود کہ نواب آصفجاہ بہادر بہ نسبت اجداد بہ حضرت صدیق اکبر رضی اللہ عنہ صدیقی اند و از جانب جد مادری سیادت ہم رسیدہ است لفظ میر باسماء کرام اولاد عظام واقع شدہ ۔۱۲
سلہ مثل نبی واللہ یعصمک من الناس -
سلہ اعقل تلمیح بحدیث شریف اعقلھا و توکل علی اللہ موقتا روم فرماتے ہیں -

گفت پیغمبر بآواز بلند   با توکل زانوئے اشتر ببند

بقیہ صفحہ ۳۸

۵۳ جنّہ بضم جیم و تشدید نون مفتوح عربی مین سپر کو کہتے ہین مگر یہان مراد کتاب سے ہے جس کو قاضی القضاۃ علامہ محمدؒ بن محمد جزری رحمۃ اللہ علیہما نے اپنی کتاب حصن حصین من کلام سید المرسلین سے دو حصہ منتخب کئے ایک کا نام جنّہ دوسرے کا عدہ یعنی ساز و سلاح رکھا۔ حصن حصین وظائف مین مشہور کتاب ہے ایسے وقت مین تالیف ہوئی کہ شہر دمشق دشمن سے گھرا ہوا تھا جان و مال ہلاکی مین تھے اوس کے دروازے پتھرون سے بند۔ ظواہر بلد لوٹا اور جلا دیا گیا۔ لیکن علامہ جزریؒ رح خوف سے مخفی بھاگ نکلے شب پنجشنبہ کو سردار دو عالم صلی اللہ علیہ وسلم کی زیارت خواب مین نصیب ہوئی کہ علامہ آپ کے بائین طرف بیٹھے ہین ارشاد ہوا کہ تو کیا چاہتا ہے علامہ نے عرض کیا کہ میرے اور مسلمانون کے لئے دعا فرمائین۔ آپ نے اپنے دونون دستِ مبارک اوٹھائے اور دعا کے بعد چہرۂ انور پھیر دیئے دشمن یکشنبہ کی رات کو بھاگا اور اللہ تعالیٰ نے اس کتاب کی برکت سے جس مین سردار عالم کی احادیث ہین غم و ہم دور کیا اور یہ واقعہ ہاللہ عہ جس کے طرف صاحب حصن حصین نے اشارہ کیا ہے علامہ جزری نے اپنی کتاب حصن حصین کو اپنا حصہ قرار دیا تھا ایسے وقت مین دشمن نے علامہ کو طلب کیا اوس کا دافع خدائے برتر کے سوا دوسرا نہ تھا رسالہ عجائب المقدور فی اخبار تیمور سے پایا جاتا ہے کہ تیمور سے وجود مین آیا اس خروج کی ابتداء کا مادہ تاریخ عذاب سے ۷۷۳ھ برآمد ہوتے ہین ۱۲ حواشی حصن حصین وغیرہ -

۵۴ - عرضہا کعرض السموات سے اقتباس ہے -

۵۵ - آیہ سیہزم الجمع و یولون الدبر سے اقتباس ہے -

۵۶ - میری نسبت اظہرد و یہ ہے کہ ۱۲۶۹ھ کی نماز عید الفطر کو غفران مآب نے بلدۂ بلیح اپور کی عیدگاہ عہ بنا کردہ عماد الملک مشیر سرتیز ترکمان مین ادا فرمایا اور آخر خطبہ ثانیہ مین بادشاہ

نوٹ عہ۔ اس مسجد عیدگاہ عالی شان سنگین مسجد کی مرمت کے واسطے قصیدۂ عظمت بسیف کے ذریعہ دولت آصفیہ کو ۱۳۴۲ھ مین توجہ دلائی گئی مگر ابھی تک توجہ نہ ہوئی عیدگاہ مسجد محتاج مرمت ہین -

زیبِ شہ اورنگ دکن مستحق حمد ہے
مثل آبائے علا تو نے کیا اسکو قبول
تو ہے شاہ درخواست رہے تیرے وظیفہ میں دوام
اے امام قریشی پست ہے اسلام کا حال
سید ہا کلمہ نہیں پڑھ سکتے مسلمان کتنے

اوسکی تحویل مین کرتا ہون امانت بہتر
ایک احقر سے مگر تحفۂ علی اطہر
کہ ہے تو صاحب ورع اور جہاد اکبر
ہان بہت جلد خدا کیلئے لے اسکی خبر
گر توجہ نہ تو اسلام کا ہے یہان سے سفر

بقیہ صفحہ گذشتہ۔

نو تاجدار دولت ابد مدت آصفیہ کی دعائے بقاء سلطنت وجاہ وجلال وترقی وازدیاد عمر و اقبال کے وقت سہ پارچہ خلعت مقیش وبادلہ ریشم دوزا حقر کے جد امجد واعلےٰ حضرت محمد خلیل عرف سید گھانسی رحمۃ اللہ خطیب کو ملا اور ملکہ جہان رابعہ دوران حضرت عمدہ بیگم صاحبہ والدہ ماجدہ رحمۃ اللہ علیہ غفران مآب نے آپ کے فرزند دلبند عالیجاہ بہادر (امیر اسد اللہ) اپنے پوتے کو جو انہین ایام پیدا ہوئے تھے مسجد جامع بلدہ ایلچ پور بنا کردہ عماد الملک موصوف نے بہ حسب طریقۂ معہود الاکبر منبر پر ڈالا اور محراب مسجد سے اس مہ جبین کی پیشانی نورانی کو شرف مساس بخشا پھر تبرکاً وتیمناً خطیب ممدوح کی آغوش مین وہ فرزند دلبند دیا گیا خلعت قدیم اور خطوط عالیجاہ موصوف جد اعلا داعی الخیر اور صاحب کے نزدیک ابھی تک موجود ہین ان سے چند کی نقل پیش کرنیکا فخر حاصل کیا جاتا ہے۔

ہو الکریم

سیادت ونجابت پناہا۔ حقوق سوابق آن سیادت پناہ پرتو انداز خاطرات انشاء اللہ تعالیٰ بروقت معہود از بود بہ نمود جلوۂ ظہور خواہد نمود درینولا یکصد روپیہ[عـہ] ہمراہ حافظ عبد الکریم فرستادہ شدہ گرفتہ رسید نوشتہ بفرستند وبدعائے

عـہ اوس زمانہ کے سو روپیہ آج تخمیناً چار ہزار کی برابر کے گرسکتے ہین اس لئے کہ اوس وقت ارزانی انتہا درجہ کی اختیار ارزانی

ترقی عمر و اقبال حضرت بندگانعالی متعالی مدظلہ العالی مشغول و ملحوظ باشند۔ بہر دو خانہ
آن سیادت پناہ کہ محبت معنوی شان رہ نورد خاطر است واجبات رسانند زیادہ چہ
نگارش رود۔

سیادت پناہا۔ دو قطعہ عرائض مرسلہ بصحابت سیادت و نجابت پناہ
سید عبدالکریم از نظر گزشتہ و معروضہ تاکیدات حضور پرنور بنام برہان الدولہ بہادر
پذیرا گردیدانت و انشاء اللہ المستعان بعد از شرف اندوزی حضور پر نور تاکیدات
در باب اجرائی یومیہ اصدار خواہد یافت پیوستہ بنگارش خیریت خود مسرور دارند
زیادہ چہ نوشتہ شود۔

سیادت پناہا۔ خط مرسلہ متضمن تہنیت جشن طوی بہ نظر رسید
موجب سرور خاطر گردید ایزد متعال این جشن ہمایون با جمیع خیر خواہان این دودمان
مبارک و ہنا فرماید زیادہ چہ نگارد۔

۵۱ - زیب اورنگ دکن یعنی اعلیحضرت قدر قدرت سمی ذی النورین جامع آیات
و قرآن و اسد اللہ الغالب رضی اللہ عنہما حضور پرنور ہیں مدظلہ العالی اس کے
مستحق ہیں کہ یہ کتاب مقدس ہطلا نائب رسول رب العالمین ابی المظفر محی الدین محمد
اورنگ زیب عالمگیر خلد مکان کے ورد کی ہے اور معلوم ہوتا ہے کہ تقاویم اوراد
روزآنہ سرخی سے اوس شہنشاہ کے قلم سے ہے۔

۵۲ - امام قرشی بموجب المسلمون لابد لھم من امام ویکون
من قریش لقولہ علیہ السلام الائمۃ من قریش ویشترط
ان یکون اھل الولایۃ المطلقۃ الکاملۃ ای مسلماً حراً
ذکراً عاقلاً بالغاً سائساً قادراً بعلمہ وعدلہ وکفایۃ
وشجاعۃ وحفظ حدود الاسلام والانصاف المظلوم

من الظالم و هو يريد اعلاء كلمة الاسلام ومعونة المسلمين
و يومن به و ما ئهم واموالهم و فروجهم و ياخذ العشر
و الخراج على وجه المشروع و يعطى العلماء و الخطباء
و المفتين و المدرسين و القضاة و المعلمين و الحافظين
و غير ذالك من بيت المال و يكون على الامام مومنا مشفقا
على المسلمين ا ملخصا من منهاج وغيرہ یعنی مسلمانون کو ضرور ہے کہ
اون کا ایک قریشی امام ہو اور وہ اہل ولایت مطلقہ یعنی مسلمان آزاد مرد عاقل
بالغ صاحب سیادت قادر بعلمہ و عدلہ و کفایتہ و شجاعتہ حدود اسلام کے حفظ
اور مظلوم کو ظالم سے بچانے کی قوت رکھتا ہو وغیرہ وغیرہ -

الحمد للہ کہ اعلیٰ حضرت مین یہ شرائط موجود ہین اس لیئے آپ کو امام قریشی
کہا گیا کتب عقاید و کلام مین متعدد امام قرار دینا جائز لکھا ہے جبکہ ایک مقام
کے مسلمانون کا دوسری مقام کے امام تک یا اس کا اون تک ہاتھ نہ پہونچے عرب
یا روم وغیرہ مین خلیفہ یا امام ہوتے ہوئے اہل ہند کو اپنا امام برنبائے مذکور قرار دینا
ضرور ہے - لہذا اعلیٰ حضرت امام شرعی ہین اور ملت بیضاء اسلام کے تحفظ کا
یہی ایک واحد ذریعہ ہے اور یہی ایک مقدس ہستی ہے اللهم سلمه
واحفظه وانصره آمین -

۵۳ یعنی کلمہ طیب جو اسلام کا پہلا رکن ہے اسکو عموماً مسلمان صحیح پڑھنے سے
معذور ہین اون کے اغلاط کا بیان بموجب شرم ہے اور ایسے بھی ہین کہ مسلمان
مدرس سے کہا گیا کہ خارج وقت تعلیم سرکاری مسلمان طلباء کو پنج کلمہ ایمان مجمل
و مفصل یاد کرا دو کہا کہ میرے دو عقد تزویج ہوئے اوس وقت مجھے قاضی نے
پڑھایا تھا تب سے مین نے کبھی نہین پڑھا کیا بتاؤن اور پڑھاؤن - برار کے
مورسی تعلقہ مین ایک مسلمان تحصیلدار کو دوسرے پرنئی جگہ ہونے سے سمت قبلہ کا

اشتباہ ہوا مسلمان چوکیدار سے کہا کہ قبلہ کدھر ہے وہ چاوڑی کے باہر ادھر اودھر دیکھا کوئی نظر نہ آیا۔ کہا سرکار مین نے باہر دیکھا کوئی بھی نہین ہے۔ ایسا ہی ہندوستان کا واقعہ ہے ایک صاحب نے جاہل کو دوران گفتگو مین دو چار وقت قبلہ کہا اوس نے جانا یہ کوئی بری بات ہے کہہ اٹھا کہ تہ کبلہ تراباب کبلہ تری مان کبلیا ہم کو آج سے کبلہ نہ کہنا اسی طرح اذان کے الفاظ و قرأت قرآن شریف مین غلطیان ہین کیا اور کیسا کہا جائے بہت شرمناک حالت ہے العیاذ باللہ والغیاث الی حضرت اللہ۔ یہ سب انگریزی تعلیم ہونے اور سرکاری مدارس مین دینی تعلیم لازمی نہونے کا باعث و نتیجہ ہے۔

اس نقص کو دور کرنا بجز اشاعت تعلیم دینیات غیر ممکن تھا بنابرایں مدرسہ جامع بلدہ ایلچپور کو قوت دیگئی اور ارادہ تھا کہ اہل خدمات شرعیہ برار کے فرزند و دیگر طلباء کو اس مدرسہ سے فیض پہنچایا جائے۔ لیکن اسلامی امور سے بے پروائی جیسے مسلمانون کو ہے مخفی نہین دولت آصفیہ سے بذریعہ عظمتہ آصفیہ وغیرہ امداد طلب کی گئی حسب فرمان مبارک مرزینہ صفر ۱۳۲۹ھ مدرسہ الجامع مذکور کے لئے پچاس روپیہ ماہانہ کی منظوری عطا ہو کر صرف دو سال ۱۳۲۹ھ سے ۱۳۳۱ھ تک یہ امداد ملنے کے بعد بند ہو گئی مگر معلوم ہوا ہے کہ سالانہ تخمینہ (بجٹ) تعلیم مین یہ رقم امدادی شریک ہے لیکن مدرسہ کو نہین ملتی حالانکہ مدرسہ الجامع جاری اور قایم ہے۔ اس مدرسہ مین قطع نظر گزشتہ کامیاب طلباء اور ادنی و میانہ فارسی وغیرہ سے قریبہ کے حفاظ قرآن مجید محمد انور صاحب عبدالغفور صاحب مولوی عبدالرحیم ایلچپوری۔ عبدالمنان صاحب ساکن بلگاؤن برار۔ اور عربی کی کافیہ شرح جامی مرقات تہذیب المنطق مراح الارواح فصول اکبری۔ مشکوۃ المصابیح۔ بخاری شریف تفسیر جلالین مدارک۔ بیضاوی شریف۔ کنز الدقایق۔ شرح وقایہ ہدایہ سراجی عقاید نسفی۔ نور الانوار مبتدی کتب ادبیہ وغیرہ تک ذیل کے طلباء مولوی کریم محی الدین صاحب فرزند سید حنیف الدین صاحب قاضی ایلچپور و ظفرآباد و مولوی سید شفقت حسین صاحب

قاضی دریاپور - مولوی اکبر میان صاحب مدرس ابن الابن ~~جلیلہ~~ حاجی غلام مصطفےٰ صاحب
قاری امام مسجد - بخاراشاہ مولوی سید اکبر حسین صاحب فرزند صاحب لوح الہدیہ و
مولوی ظہیر الدین صاحب شاذلی صدر مدرس مدرسہ داروا ضلع ایوت محل برار
مولوی شیخ تراب صاحب تاجر نے تعلیم پائی بلکہ اول الذکر کا مدرسہ عالیہ نظامیہ حیدرآباد
دکن مین مدرسہ الجامع کے ناظم صاحب لوح الہدیہ کی تصدیق اور سفارش پر امتحان
لیا گیا اور درجہ عالم کی عربی سند ع‍ ۳۲ مورخہ ۲۲ شہر شعبان المعظم ۱۳۲۴ھ مزین بدستخط
ناظم مدرسہ عالیہ مذکور مولوی سید محمود صاحب معتمد مدرسہ مولوی غلام احمد صاحب
میرمجلس مدرسہ مولوی محمد احمد صاحب عطا ہوئی - یہ اعلیٰ تعلیم اعلیٰ حضرت کی امداد کا
نتیجہ ہے اور اس کی سخت ضرورت ہے - نیز عالیجناب صدر الصدور امور مذہبی دولت آصفیہ
سے درخواست کی گئی تھی کہ چند طلبا مدرسہ الجامع کے ایسے ہین جنہون نے کتب دینیہ
کے ساتھ فلسفہ اور ہندسہ بھی پڑھا ہے ان کے لئے پرچہ سوالات مدرسہ الجامع کو روانہ
کئے جائین یہان سے باحتیاط طلباء کے جواب روانہ کئے جائین گے اور بعد کامیابی انھین
سند عطا ہو قلت و عدم مصارف آمد و رفت وغیرہ کی وجہ انہین محرومی ہو اور شوق حصول
علم دین ترقی پر ہے - لیکن تشویق و ترغیب علم دین کا خیال نکیا گیا اور مراسلہ دفتر
انتظامی مدرسہ نظامیہ ۱۶۰۶ مورخہ یکم اردی بہشت ۱۳۲۲ف نے انکاری جواب دیا الغیاث
الی حضرت السلطان العادل دعاگویان دولت ابد مدت اہل برار کو یقین ہے ارسال
پرچہ سوالات کی اجازت عطا ہو گی یا سالانہ امتحان کے واسطے وہ ممتحن کو روانہ فرمانیکی
تکلیف گوارا فرمائے - نیز دوامی امداد مدرسہ الجامع کا اجراء از خود فی بندگان عالی متعالی
مدظلہ العالی حکم نافذ فرمائین - اور غیر ملکیون کی نسبت ملکیون کا ہر طرح سے خیال رکھا جائے
والد مرحوم نے اپنی ایک نظم مین اس طرف توجہ دلائی ہے -

زہے شہر فرخندہ حیدر نگر | جو شاہ دکن کا ہے دار المقر
پڑھی اسکی دلچسپ ہے کچھ خبر | بہت اوس کی مرغوب آب و ہوا

وہان کے ہے لوگون مین الفت کمال ۔ تواضع سے جھکتے ہین مثل ہلال
مروت فتوت ہے کامل وہان ۔ سخاوت ہراک امر مین ہے عیان
ولیکن جو تلنگون دگرگون ہوا ۔ تو ہندوستان آکے سب بھر گیا
ملازم ہوئے آکے یان ہندیان ۔ چلے آئے ہین چھوڑ ہندوستان
ہین نوکر بہت اہل مدراس کے ۔ فقط ہم ہی محروم ہین پاس کے
نخستین حقدار تو خویش ہین ۔ بچے خویش سے پھر تو درویش ہین
عجب ہے کہ ہم خویش بیٹھے رہین ۔ یہ درویش آفاقی آکر بھرین
کسی نے تواریخ لکھی فصیح ۔ کیا دکھنیون کی ہے ہجو ملیح
انھین کا کیا نوش نان و نمک ۔ پھر ان کا ہی عاجی بنا بے دھڑک
ایا کیا وہ جن مین ہے علم و ہنر ۔ وہی ہین بعلم و ہنر مفتخر
کسی اور مین کیا لیاقت نہین ۔ یہی تہذیب کچھ ختم ہے کیا وہین
اگر ایسا ہی تھا ادن کو علم و ہنر ۔ ہوا ادن کا کیون ملک زیر و زبر
یہ کیون ہوکے محتاج چھوڑے وطن ۔ ہوے ملتجی آ ذا اہل دکن
ستارا ہے اہل دکن کا سعید ۔ برات انکی ہے رات اور دن ہے عید
نصیبہ ہے اہل دکن کا بڑا ۔ یہان پاؤن پڑتے ہین عقل و ذکا
یہان سلطنت ہے ابد اتصال ۔ موید ہے افضال ایزد تعال
تمہارا کدھر حزم و تدبیر ہے ۔ یہان زور بازوئے تقدیر ہے
خدا ہی دے جس شخص کو ملک و مال ۔ تو کیون آئے اوس مملکت مین زوال
ہین نادان جو نازان ہین تدبیر پہ ۔ نظر عاقلون کی ہے تقدیر پہ
اگر کارفرما ہے مختار ملک ۔ یہین کے ہی لوگون سے ہے کار ملک
یہ لازم ہے تجھکو وزیر دکن ۔ سلوک اون سے کرنا جو ہین ہم وطن

کسی طور کا بھی ہو نظم مدن
قدیمان خود را بیفزائی قدر
مزے آکے ہندوستانی اوڑائین

تو مشتاق ہین اوس مین اہل دکن
کہ ہرگز نیابد ز پروردہ عذر
براری و دکھنی پڑے سر کھجائین

غرض مدرسہ الجامع کے طرف توجہ بندگان عالی متعالی مدظلہ العالی مبذول ہو
تاکہ اہل خدمات شرعیہ برار بھی سنبھل جائین اور عربی کو بچائین اور خدمت
شرع محمدی بجالائین۔

صاحبدلے بمدرسہ آمد ز خانقاہ
گفتم میان عابد و عالم چہ فرق بود
گفت او گلیم خویش بیرون میبرد ز موج

بشکست عہد صحبت اہل طریق را
تا اختیار کردی ازان این فریق را
وین جہد میکند کہ بگیرد غریق را

مدرسہ الجامع کے متعلق حکام برار کی نقل شروح سے چند مندرج ذیل ہین۔

ترجمہ

ان ریمارکس کی نقل جو آر۔ ایم۔ کرافٹن صاحب ڈپٹی کمشنر نے مدرسۃ الجامع ۲۵ / ۱۰ / ۲۲ء میں لکھے

(ایلچپور برار)

مجھے خان بہادر سید عظمت حسین کی دعوت قبول کرکے اور آج صبح اس قدیم شہر کو بہت سے سربرآوردہ مسلمانوں کے ساتھ جامع مسجد اور مدرسۃ الجامع دیکھکر بہت خوشی ہوئی۔ میں جامع مسجد نہ صرف اس وجہ سے دیکھنا چاہتا ہوں کہ وہ ان اضلاع میں سب سے قدیم مسجد ہے جو باقی رہ گئی ہے بلکہ اس لئے بھی کہ خطیب صاحب کی روشن خیالی کی وجہ سے اس بات کی کوشش کی جانے والی ہے کہ اس قدیم تاریخی عمارت کو آئندہ محفوظ رکھنے کا اطمینان کرلیا جائے اور اس کو اس حالت میں لایا جائے جو اس کی پہلی حالت سے ملتی جلتی ہے۔ اور وہ اس طرح سے کہ اسے ایک محفوظ عمارت قرار دیکر اسے محکمہ عمارات کے اخراجات سے برقرار رکھا جائے اور جب میں ایلچپور آؤں تو مجھے امید ہے کہ وسطی گنبد کو اس کی اس حالت میں دیکھوں جیسا وہ عالمگیر کے زمانے میں تھا۔ اور دوسری چیزوں کو جنکی مرمت کی ضرورت ہو مرمت شدہ دیکھ لوں۔

مجھے یہ دیکھکر بے حد خوشی ہوئی کہ خطیب صاحب اور انکے مددگار اس مسجد کے حدود میں

پرانے روایات کو برقرار رکھے ہوئے ہیں اس زمانہ میں جبکہ مصروفیات اور دنیوی تعلیم کا دور دورہ ہے یہ دیکھکر خوشی ہوتی ہے کہ چھ سات شاگرد جنکی عمریں تیس ۳۰ سے متجاوز ہیں اپنے استاد کے اطراف بیٹھے کمال توجہ سے قرآن و حدیث پڑھ رہے ہیں اور بعض میری پرانی محبوب کتاب گلستان کے مطالعہ میں مصروف ہیں مجھے ایک شعر یاد آگیا جس کا مطلب یہ ہے کہ دنیا کسی کی ساتھی نہیں اسلئے خالق کی طرف دھیان لگانا چاہیئے دنیوی تعلیم اپنی حیثیت سے اچھی ہے اس نے ہر کسی طرح پر دنیا کو ایک ایسی جگہ بنا دی ہے جہاں رہنا کچھ زیادہ دلپسند نہیں ہے لیکن کوئی چیز اس حیثیت سے مذہبی تعلیم کا مقابلہ نہیں کرسکتی کہ وہ کردار بناتی ہے اور مخزن روایات قومی کو جو ہمیشہ سے اسلام کا طرہ امتیاز رہا ہے برقرار رکھتی ہے۔ اسکول کی اوسط حاضری ۵۹ میں سے ۸۱ ہے اور آج ۹۴ لڑکے حاضر ہیں یہ یہ قابل اطمینان تو ضرور ہے۔ مگر مدرسے کے بہت سے کام چندہ کی وجہ سے پورے نہیں ہوسکتے۔ ایلچپور کی مسلمان آبادی بہت کافی ہے اور اگر ہز ہائینس دی نظام کی حکومت اپنے اس عطیہ کو جو وہ دو سال سے عطا کررہی ہے جاری رکھے تو مجھے اس بات کا تو اطمینان تو ہوئیگا کہ عطیہ کو بہترین طریقہ پر شہر کے مسلمانوں کے حقیقی مفاد کے لیئے استعمال کیا جائے۔

دستخط شرحد

آر۔ ایم کرافٹن ڈپٹی کمشنر (امراوتی)

ان ریمارک کی نقل جو مارس صاحب کمشنر برار نے ۱۲ جنوری ۱۹۲۳ء کو مدرسہ الجامع پر کیئے

میں جامع مسجد اور مدرسہ الجامع جناب خان بہادر سید عظمت حسین صاحب کے عاشق کرنے کی دعوت پر گیا۔ اگرچہ میرا جانا بالکل غیر سرکاری تھا اور صبح میں اس کا انتظام کیا گیا تھا پھر بھی انہوں نے ایلچپور کے سربرآوردہ لوگوں کو مجھ سے ملنے کے لیئے بلالیا تھا۔ انہوں نے جو استقبال کیا اسکے لیئے میں ان کا ممنون ہوں اور اگر ضرورت پڑی تو جو کچھ مجھ سے ہوسکتا ہے اس فرقہ کے لیئے کرکے اس کا

بدل کر دون گا۔ مین نے سال گذشتہ کے مختلف اڈریس اور انکے جوابات پڑھے۔ اور مین سمجھتا ہون کہ وہ مسئلہ جس مین فی الحال مسلمانون کو سب سے زیادہ دلچسپی ہے وہ مسجد کا برقرار رکھنا اور اس حق معاوضہ کا جو روک دیا گیا ہے جاری کرانا ہے۔ یہ دونون باتین میرے پیش نظر ہین لیکن مین نہین کہہ سکتا کہ کیا طریقہ اختیار کرنا چاہیئے۔ طلباء کی تعداد اٹھاون ہے جس مین ۲۵ درجۂ اعلی مین ہین۔ اس سے ظاہر ہوتا ہے کہ تجدید شدہ دلچسپی کا اظہار کیا جا رہا ہے۔ اور یہ امید کی جا سکتی ہے کہ نئے طلباء کی شرکت اس سے بھی بڑے پیمانے پر ہوگی۔ اگر ایسا ہو تو آیندہ سالون مین شریک ہونے والے لڑکون مین کافی اضافہ ہو جائیگا۔ اور مدرسہ اپنا مقصد جو مذہبی اور دینوی تعلیم کو وسعت دینا ہے حاصل کرے گا۔

دستخط

ما
کمشنر برار

ترجمہ

ان ریمارک کی نقل جو ایف سی ٹرنر صاحب کمشنر برار نے ۲۶ جنوری ۱۹۲۴ء کو مدرسہ الجامع پر کئے

ایلچپور دبرار

مجھے جامع مسجد دیکھکر اور لڑکون کو انعامات تقسیم کرکے بیحد خوشی ہوئی۔ خطیب صاحب کو فنڈ جمع کرنے مین بہت دقتین ہورہی ہین۔ مین صرف انہین مستقل مزاجی کی ہدایت کرسکتا ہون۔ مین مسلمانون کا یہ فرض سمجھتا ہون کہ وہ ایسے مدرسے کے لئے چندہ دینے کے لئے کوئی مستقل رقمی عطیہ دینے سے عمداً احتراز نکرنا چاہیئے۔ لیکن مین اس امر کا یقین دلانے کو کہ مین مدرسہ کی قدر کرتا ہون پچیس روپئے اسے دیتا ہون کہ اس سے قرآن شریف کے نسخے خرید کر بطور انعام دیئے جائین۔

دستخط

ایف۔ سی ٹرنر
کمشنر برار

عالی بندون کے کبھی کان تک آتی نہ بات
ماعلینا کے سوا کچھ نہین سنتا تجھ سے الا البلاغ
تا بد رب جہان مالک ہر خشک و تر
ہے شجاعت بھی سخا اور غنا پہلو میں سے

دعا

میرے امکان مین یا مرحبو ہوتا دم بھر
اب تو جان اور نبی تیرا فدائے محشر
اپنے آصف کا اگر ہر امر مین ہو تو یاور
رعب اسکا رہے لوگون پہ سدا مثل عمر

ف میرے امکان یعنی مصنف لوح الہدیہ کے امکان سے باہر ہے موصوف بذاتہ بھی مدرسہ الجامع مین تعلیم دیتے اور رقم سے بھی امداد کرتے ہین ۔ یہ مدرسہ زاید ایک سو سال سے جاری ہے اور دینی خدمات انجام دیرہا ہے ۔

ف ۔ شجاعت الخ یعنی اوصاف خلفاء راشدین سخاء سیدنا صدیق رضہ ۔ عدل سیدنا عمر رضہ ۔ غنا سیدنا عثمان رضہ ۔ شجاعت سیدنا علی رضی اللہ عنہم اجمعین اعلیحضرت مین اور رعب عمری رہے چنانچہ رسول قیصر کا واقعہ مولنا روم رحمۃ اللہ علیہ فرماتے ہین ۔

در بیان این مثنوی یک قصۂ
مر عمر را آمد از قیصر رسول
گفت کو قصر خلیفہ اے حشم
قوم گفتندش کہ او را قصر نیست
گرچہ از میری ورا آوازہ ایست
چون رسول روم این الفاظ تر
دیدۂ بر جستن عمر گماشت
ہر طرف اندر بسے آن مرد کار

تا بری از سر گفتم حصۂ
در مدینہ از بیابان نغول
تا من اسپ و رخت را آنجا کشم
مر عمر را قصر جان روشنی است
ہمچو درویشان مر او را کازہ ایست
در سماع آورد شد مشتاق تر
رخت را و اسپ را ضائع گذاشت
می شدے پرسان او دیوانہ وار

کاین چنین مردی بود اندر جهان — وز جهان مانند جان باشد نهان
جست او را تاش تا بنده شود — لاجرم جوینده یابنده شود
دید اعرابی زنے اندر دخیل — گفت عمر نک بزیر آن نخیل
زیر خرما بن ز خلقان او جدا — زیر سایه خفته بین سایه خدا
آمد او آنجا و از دور ایستاد — مر عمر را دید و در لرزه فتاد
هیبتے زان خفته آمد بر رسول — حالتے خوش کرد بر جانش نزول
مهر و هیبت هست ضد یکدگر — این دو ضد را جمع دیدا اندر جگر
گفت با خود من شهان را دیده ام — پیش سلطانان مه بگزیده ام
از شهانم هیبت و ترسے نبود — هیبت این مرد هوشم را ربود
رفته ام در بیشهٔ شیر و پلنگ — روئے من ایشان نگردانید رنگ
بس شدستم در مصاف و کارزار — همچو شیر آندم که باشد کارزار
بس که خوردم بس زدم زخم گران — دل قوی تر بوده ام از دیگران
بے سلاح این مرد خفته بر زمین — من بهفت اندام لرزان چیست این
هیبت حق است این از خلق نیست — هیبت این مرد صاحب دلق نیست
هر که ترسید از حق و تقوی گزید — ترسد از وے جن و انس و هر که دید
اندرین حیرت بحرمت دست بست — بعد یک ساعت عمر از خواب جست

بیدار شدن امیر از خواب و سلام کردن رسول روم را امیر المومنین رضی الله عنه

کرد خدمت مر عمر را و سلام — گفت پیغمبر سلام آنگه کلام
پس علیکش گفت و او را پیش خواند — ایمنش کرد و بپیش خود نشاند
هر که ترسد مر ورا ایمن کنند — مر دل ترسنده را ساکن کنند
لا تخافوا هست نزل خائفان — هست در خور از برائے خائفان

اس کا آباد رہے ملک و رعایا خوشحال
بندگان خیر سگالان حضور اقدس
آپ کی تلوار کی برّ جرا ہوں کہ تیرے ہو سقر [۱]

اور کے بچوں کا نگہباں رہے تو شام و سحر
صاحب شوکت و حشمت ہو جہاں کے افسر
نحر میں اون کے خدا ہو نکریں کوئی شر [۲]

بھول مت اپنی دعا میں ہمیں اے نائب حق [۳]
عادل و صاحب عظمت کی دعا میں ہے اثر [۴]

[۱] سقر آیہ ما ادراک ما سقر لا تبقی ولا تذر سے اقتباس ہے۔
[۲] نحر۔ ذیل کی حدیث شریف سے تلمیح ہے۔ اللھم نجعلک فی نحورھم ونعوذ بک من شرورھم جو دشمنوں کو بد دعا دینے کے بارے میں جند میں ہے مصنف نوح الھدیٰ نے بھی اعلیحضرت کے بدخواہ دشمنوں کو وہی دعا، بموجب حدیث شریف دی ہے، اللہ تعالیٰ قبول فرمائے آمین
[۳] حق ضد باطل و نام خدائے تعالیٰ و نام رسول کریم صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم۔
[۴] عادل الذین یستجاب دعائھم المظلوم ولو کان فاجرا او کافرا والمضطر والوالد والامام العادل والرجل الصالح والولد البار بوالدیہ والمسافر والصائم حین یفطر والمسلم لاخیہ بظھر الغیب ۱۲ جند سے تلمیح ہے یعنی دعا قبول ہوتی ہے مظلوم کی اگرچہ فاجر و کافر کیوں نہ ہو اور مضطر و والد۔ امام عادل یعنی ماں باپ کے ساتھ نیکی کرنے والے مسافر افطار کے وقت روزہ دار کی اور اپنے مسلمان بھائی کی اوس کے غیبت میں۔

دُعا

الٰہی آفتاب عمر و دولت و اقبال بندگان عالی متعالی مدظلہ العالی بالقابہ **میر عثمان علیخان بہادر** بر فلک جاہ و جلال دائماً تابان و درخشان باد بحرمۃ النون والصاد

ای بیش ازان کہ در قلم آید ثنائی تو	واجب بر اہل شرق و مغرب دعائی تو
ای در بقاء عمر تو خیر جہانیان	باقی مباد ہر کہ نخواہد بقائے تو

و قمر تابندہ حشمت ولی عہد عالیجاہ و اعظم و ہلال شہزادگان معظم مع اولاد احفاد و الادودمان آصفجاہی بر اُفق سماء عظمت و سلطنت و جہانداری دائماً طالع و لامع باد آمین وصلی اللہ علی سید المرسلین و آلہ اجمعین

چونکہ مندرجۂ ذیل شرحین تالیف کی تاریخ کے بعد آئی ہین اور
کتاب اب طبع ہو رہی ہے لہذا یہان شریک کی جاتی ہین -

سید حشمت حسین عفی عنہ

نقل شرح قاضی خواجہ شاہ یوسف الدین احمد قادری اورنگ آبادی
تحصیلدار صاحب -

مورخہ ۲۳ فروری سنہ ۱۹۳۱ء

۴ رمضان المبارک سنہ ۱۳۴۹ھ ۷۸۶ جامع مسجد قلعہ

شہر ایلچپور

مجھے مدرسۃ الجامع جو قدیم الایام سے قایم ہے معائنہ کرنیکا موقع ملا - اس مدرسہ مین علاوہ تعلیم قرآن کے دینیات کے ضروری مسائل اور نماز و قراءت کی تعلیم بطور خاص دیجاتی ہے بوقت معائنہ تعداد طلباء (۲۰)

اس مدرسہ مین حفظ قرآن کے لئے ایک باخدا بزرگ ۵ طلباء کو نہایت دلدہی سے حفظ کرا رہے ہین - ملک برار مین حفاظ کی اسقدر کمی ہے النادر کالمعدوم کہا جاوے تو بیجا نہ ہوگا - اس ضرورت کو فخر قوم و شیدائے ملک و ملت حضرت خان بہادر سید عظمت حسین صاحب نے محسوس فرما کر اپنی مقدور کے موافق پورا کیا اور کر رہے ہین اور خود بنفس نفیس

بھی اعلیٰ عربی تعلیم دیا کرتے ہیں۔ ایسے اہم کام میں جب تک گورنمنٹ کی
دستگیری نہ ہو مدرسہ اعلیٰ پیمانہ پر قائم نہیں ہو سکتا۔ ہمارے آقائے ولی نعمت
قدر قدرت اعلیحضرت حضور پرنور خلد اللہ ملکہ سے بتوسط عالیجناب مولوی
فضل محمد خان صاحب ناظم تعلیمات عرض حال کیا جائے تو ضرور کامیابی ہوگی
کیونکہ صاحب موصوف کو مذہبی تعلیم میں خاصی مذاق ہے خصوصاً ایسے روشن زمانہ
یعنی دور عثمانی کی بدولت علم کی دولت سے ہر ادنیٰ و اعلیٰ جامعہ عثمانیہ کے
قیام سے فیض یاب ہو رہا ہے۔ دکن کی سلطنت سے فیض ہی سارے زمانے کو
خدا رکھے بڑی فیاض یہ سرکار عالی ہے۔ یہ شہر ایلچپور جہاں بزرگان دین کا مسکن ہے
خصوصاً غازی دین پناہ شہزادہ عبدالرحمن قدس سرہ العزیز کا مزار ہے اور دولت
آصفیہ کے خاندان میں سے فرزند آصفجاہ ثانی نظام علیخان بہادر موسوم عبدالخالق کو
بھی اسی درگاہ میں سپرد خاک ہونیکا فخر حاصل ہے۔ ان تمام تاریخی حالات و آثار
قدیمہ کو مدنظر رکھتے ہوئے اس مدرسہ کی معقول امداد ہونا ازبس ضروری ہے تاکہ۔

باشندگان برار آقائے نامدار شہریار دکن و شہزادگان بلند اقبال کی درازی عمر کے
لیئے تا زیست دست بدعا ہیں اور یہ ملک برار دکن ہی کا جزلاینفک ہے۔ خدا
وہ دن کرے کہ مستقل طور پر دکن میں مثل سابق شامل ہو جائے اور حق بحقدار رسید کا مصداق
ہو سکے لیئے باشندگان برار دل سے بھی متمنی ہیں۔ این دعا از من و از جملہ جہاں آمین باد
بحق نون والصاد و بحرمت نبی و آلہ الامجاد فقط عاصی پر معاصی دستخط
قاضی خواجہ سید شاہ یوسف الدین احمد قادری اورنگ آبادی تحصیلدار

۳ فروری سنہ ۱۹۳۱ء

to raise funds. I can only encourage him to preserve. I consider it the proper duty of Muslims to subscribe for such school & purposely refrain from giving a money grant. But I would like to mark my appreciation of the school by a gift of 25/-rupees to be spent in purchase of copies of the Holy Koran Shareef to be given as prizes.
Sd/- F.C.Turner.Commr: Berar.

Copy of the remark passed by W.Bryant, Esqr. S.D.O.Ellichpur on 4-2-30.
I distributed certificates at the Madrasatul-Jama on 29-1-30. I am grateful to K.B.Azmath Husain for giving me an opportunity of seeing this old world -- school - of a type which in these days is unhappily rare. Sd/- W.Bryant.

Copy of the remark passed by F.P.Tostivan, Esqr. Principal, King Edward College, Amraoti, on Sep: 13th, 1931---- It has given me great pleasure to visit the Jama Masjid & the Madrasatul-Jama under the guidance of Khatib Saheb of Ellichpur who very kindly took me around, showed me some of his wonderful old books & allowed me to hear some of the boys of the Madrasa recite. I am most interested in all. I saw & heard & was practically glad to see a school in which definite religious instructions is being given. I wish the school all prosperity & trust that under the guidance of the Khatib Saheb, the Jama Masjid will continue to exert a good influence over the Mohamedan community of Ellichpur from among whom some of my own students are received.
Sd/- P.T.Tostivan, Principal,
King Edward College,
Amraoti.

54. This sat... of the school ... made,
The Mohamedan population of ...
anything but well off & if the Gover...
of His Highness the Nizam, should see its
way, to continuing the donation which it has m
made for the last two years it will, at least
have this satisfaction that the grant is b
being put to the best possible use for the
real welfare of the Mohamedans of the City.
Sd/- R.L. Crafton, Dy:Commr:Amraoti.

Copy of the remark passed by A.Mauc
Commissioner, Berar.----- I visited the Jama
Masjid & the Madrasa Al-Jame on the 5th
Jan.'1925 at the invitation of K.B. Syed -
Azmath Hussain and though the visit was
purely informed one and only arranged the
same morning, he was good enough to call
together the leading Mohamedans of Ellich-
pur to meet m . I am much obliged to him for
his kind reception, and I will repay it by
doing all I can for the community as occa-
sion arises. I read the various addresses
& replies of previous years & I understand
the question in which the Mohamedans are
most interested at present to the upkeep
of the mosque & the restoration of forfeited
service Inam. Both of these matters are un-
der my consideration & I am not get in a
position to say that action can be taken
The school consists of 58 pupils of which
25 are in the first class. This shows that
renewed interest is being show in it & it
is to be hoped that the enrolment of new -
pupils will be on an even larger scale. If
so, the number enrolled should show a pro-
gressive increase for some year to come &
the school will accomplish its object sprea
ding religious & theological knowledge.
Sd/- A. Mauc, Commissioner, Berar.

Copy of the remark passed by T.C.-
Turner, Esqr. Commissioner of Berar, dated

Copy of the remark passed by R.E.Orwaton, Deputy Commissioner, Amraoti, on the Madrasa Al-Jame.

Ellichpur City (Berar).

It has given me great pleasure to accept the Invitation of Khan Bahadur Syed Azmath Hussain & visit this morning in the company of a great many of the leading Mohamedan citizens of this ancient city, the Jama Masjid & the Madrasa Al-Jame. I wish to see the Jama Masjid not only because it is the oldest mosque in existence in these Provinces but also because owing to the enlightened action of the Khatib, steps are now being taken to ensure the future preservation of this ancient & historical building & indeed to restore it to something more approaching its former architectural appearance by having it declared monument at the cost of the Archeological Department. When I visit Ellichpur I hope to see the Central dome restored as it was in the days of Alamgir & the other repairs which this old building so obviously requires completed. It was also very pleasant for me to see the way that the Khatib & his co-workers are maintaining in the ancient precincts of this mosque the immemorial traditions of the place. In these days of strenuous activity & secular education, it is refreshing to see some half dozen pupils all well over 30 years of age seated round their master and busily employed in reading the Koran & traditions & to find pupils engaged engaged on my old friend the Gulistan. I was reminded of the couplet to the effect that the world tarried with no one & that the heart should, therefore, be firmly fixed on the creators of the world. Secular education is all well in its way through it apparently tends to make the world a less pleasant place to live in, but there is nothing to beat religious education as builder of character & for maintaining that pride of race & tradition which has always been a marked characteristic of Islam. The school shows an average attendance of 41 pupils out of a roll of 65, and today the number present is